اعانۃ الراجی

فی حل

سوالات سراجی

NEW MADARSA

مولانا نعمت اللہ ایوبی
فاضل دار العلوم دیوبند

کلمات دعائیہ

حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی زید مجدہم
صدر مہتمم دار العلوم وقف دیوبند

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ندیم الواجدی صاحب

دار الکتاب دیوبند

Website:MadarseWale.blogspot.com

جو کتاب نیٹ پر موجود نہیں ہیں
یا کوئی کتاب آپکو چاہئے جو نیٹ پر
موجود نہ ہو تو آپ ہمیں میسیج کریں

NEW MADARSA

ٹیلیگرام چینل
@New Madarsa
https://t.me/NewMadarsa

یا ٹیلیگرام گروپ
@New Madarsa Group
https://t.me/NewMadarsaGroup

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

تعلموا الفرائض وعلموها الناس

اعانۃ الراجی
فی
حل سوالات سراجی

تالیف

مولانا نعمت اللہ ایوبی

فاضل دارالعلوم دیوبند

کلمات دعائیہ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی زید مجدہم

صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

پسند فرمودہ

حضرت مولانا ندیم الواجدی صاحب

ناشر

دارالکتاب دیوبند

Website:MadarseWale.blogspot.com

Pinterest

Follow All Social Media Network:

NEW MADARSA

Blogger

Telegram

Instagram

facebook

काम देख कर follow करें

Website:MadarseWale.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:	اعانۃ الراجی فی حل سوالات سراجی
مرتب:	نعمت اللہ ایوبی (فاضل دارالعلوم دیوبند)
ناشر:	دارالکتاب دیوبند
کتابت	سید فیصل نسیم بارہ بنکوی 8052984507
سن اشاعت:	۲۰۱۷ء
تعداد:	۱۱۰۰

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

ملنے کا پتہ:

دارالکتاب دیوبند یوپی (الہند)

Website:MadarseWale.blogspot.com

فہرست

مضامین	صفحہ
انتساب	۵
کتاب کی چند خصوصیات	۷
عرض مؤلف	۸
کلمات دعائیہ	۱۰
تقریظ	۱۱
سوال (۱)	۱۲
علم فرائض کے لغوی معنی	
وجہ تسمیہ	
علم فرائض کے اصطلاحی معنی	
علم فرائض کے موضوع	
علم فرائض کا غرض	
سوال نمبر ۲	۱۳
علم فرائض کی فضیلت	
مابہ الاستمداد	
علم فرائض کے شرعی حکم	
علم فرائض کے شرائط	
سوال نمبر (۳)	۱۵
معراج کے احکام کس طرح نازل ہوئی	
سوال نمبر (۴)	۱۶
اسباب وراثت کتنے ہیں؟	
سوال نمبر (۵)	۱۷
موانع ارث کتنے ہیں؟	
سوال نمبر (۶)	۱۷
علم فرائض کو نصف علم کہنے کی توجیہ	
سوال نمبر (۷)	۱۷
ترکہ کی لغوی اور اصطلاحی معنی	
سوال نمبر (۸)	۱۹
حقوق اربعہ کی تفصیل	
ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب	
سوال نمبر (۹)	۲۲
موانع کے اقسام	
موانع ارث کی تعداد	
قتل کے اقسام	
قتل کی اقسام کا حکم	
سوال نمبر (۱۰)	۲۵
قتل کی اقسام مع حکم مختصر انداز سے	
سوال نمبر (۱۱)	۲۶
فرض کے معنی	
فروض مقدرہ کتنے ہیں	
سوال (۱۲)	۲۶
اصحاب الفرائض کتنے ہیں	
اصحاب الفرائض کی تفصیلات	
سوال (۱۳)	۲۷
مردوں کے چار احوال	
باپ کے حالات	
دادا کی حالات	
ماں شریک بہن کی حالات	
شوہر کی حالات	
سوال نمبر (۱۴)	۳۱
باپ اور دادا کے درمیان فرق	
سوال نمبر (۱۵)	۳۲
عورتوں کے آٹھ احوال	
سوال نمبر (۱۶)	۳۳
پوتیوں کی حالات	
سوال نمبر (۱۷)	۳۷
حقیقی بہنوں کی حالات	
سوال نمبر (۱۸)	۴۳
علاتی بہنوں کی حالات	
ماں کی حالات	
جن صورتوں میں ماں کو ثلث باقی ملے گا	
دادی اور نانی کی حالات	
سوال نمبر (۱۹)	۴۹
جن صورتوں میں دادی محروم ہوجاتی ہے	
سوال نمبر (۲۰)	۵۰
عصبات کا بیان	
عصبہ کے لغوی معنی	
عصبہ کے اصطلاحی معنی	
وجہ تسمیہ	
عصبہ کے اقسام	

Website:MadarseWale.blogspot.com

عصبہ نسبی کے اقسام	
عصبہ سببی کے اقسام	
سوال نمبر(۲۱)	۵۳
عصبہ کے بیان نقشہ کے ذریعہ	
سوال نمبر(۲۲)	۵۳
باب الحجب	
حجب کی اقسام	
حجب کے لغوی واصطلاحی معنی	
حجب حرمان وحجب نقصان کی تعریف	
سوال نمبر(۲۳)	۵۶
محروم اور محجوب میں فرق	
سوال نمبر(۲۴)	۵۶
باب المخارج	
مخرج کے لغوی واصطلاحی معنی	
سوال نمبر(۲۵)	۵۷
مسئلہ بنانے کا طریقہ	
سوال نمبر(۲۶)	۵۸
باب العول	
عوال کے لغوی واصطلاحی معنی	
مخارج کل کتنے ہیں	
سوال نمبر(۲۷)	۶۰
مسئلہ مُبریہ اور وجہ تسمیہ	
حضرت ابن مسعودؓ کا قول	
دوعددوں کے درمیان نسبت کا بیان	
سوال نمبر(۲۸)	۶۱
چار نسبت کا بیان	
تماثل، تداخل، توافق، تباین، ہر ایک کی تعریف	
سوال نمبر(۲۹)	۶۵
وفق کا بیان	
توافق کی تعبیرات	
سوال نمبر(۳۰)	۶۶
باب التصحیح	
تصحیح وسہام ورؤس وطائفہ ہر ایک کی تعریف	
سوال نمبر(۳۱)	۶۷
مسائل کی تصحیح کے قواعد	

سوال نمبر(۳۲)	۶۹
رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہونے والی قواعد	
عول میں ضرب دینے والی مثال	
سوال نمبر(۳۳)	۷۳
سوال نمبر(۳۴)	۷۵
سوال نمبر(۳۵)	۷۶
تصحیح میں ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ	
سوال نمبر(۳۶)	۷۷
وارثوں اور قرض خواہوں کے بیان	
ترکہ اور تصحیح کے درمیان تباین کی مثال	
سوال نمبر(۳۷)	۸۱
صرف قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ	
سوال نمبر(۳۸)	۸۳
ترکہ میں کسر واقع ہو تو کیا کرے	
سوال نمبر(۳۹)	۸۵
تخارج کا بیان	
تخارج کے لغوی معنی	
سوال نمبر(۴۰)	۸۷
رد کا بیان	
رد کا لغوی واصطلاحی معنی	
رد کے قواعد	
سوال نمبر(۴۱)	۹۵
مقاسمۃ الجد کا بیان	
مقاسمۃ الجد کی تحقیق	
مقاسمۃ اور ثلث مابقی کی مثال	
سوال نمبر(۴۲)	۱۰۳
حضرت زید ابن ثابتؓ کا قول	
مسئلہ اکدریہ	
وجہ تسمیہ اکدریہ	
مختصر السراجی	
امتحان سے متعلق کچھ باتیں	۱۱۱

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

انتساب

(۱) راقم سطور اس حقیر سی کوشش اور بضاعۃ مزجات کو اپنے والدین اور اپنی حقیقی بھائی کی طرف منسوب کرتا ہے جن کی محنت اور شفقتوں اور آہ سحر گاہی بندہ کو اس حد تک پہنچائی۔

اور

(۲) از ہر ہند مادر علمی عالم اسلامی کی مہتم بالشان علمی و دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند اور علمی و تربیتی ادارہ جامعہ رشیدیہ فیضی کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جن کی آغوش میں رہ کر بندہ اس خدمت کے لائق ہوا۔

اور

(۳) بندہ کے ان تمام مؤقر اور مشفق اساتذۂ کرام خصوصًا بندہ کے شیخ اور مربی حضرت مفتی شہید اللہ صاحب اور مفتی فیض اللہ صاحب کی طرف منسوب کرتا ہے جنہوں نے بندہ کی ساری زندگی قدم بہ قدم رہنمائی کی، اور جن کی آغوش تربیت میں عمر عزیز کی قیمتی اوقات گذارے ہیں۔

اور

(۴) اور ان تمام اساتذہ کرام کی طرف منسوب ہے جنہوں نے بندہ کو

Website:MadarseWale.blogspot.com

اس فن سمجھانے میں اپنے قیمتی اوقات صرف کئے خصوصاً مفتی جلال الدین صاحب استاد جامعہ رشیدیہ فینی ،اور مفتی عبدالحمید صاحب استاد منخل مدرسہ ومفتی عبدالرحیم افغانی اور مفتی ابوموسی صاحب استاد جشپور مدرسہ کملا دامت برکاتہم العالیہ۔

اور

(۵) ان احباب کی طرف منسوب ہے جنہوں نے بندہ کی ساری زندگی میں قدم بہ قدم ساتھ دیا، خصوصًا یار رشید مولانا عبدالرحمن صاحب استاد ادب بابو نگر مدرسہ چاٹگام کوجس نے مجھے ہر وقت کچھ نہ کچھ لکھنے کی تاکید کی تھی۔

بندہ

نعمت اللہ ایوبی

☆☆☆☆☆☆

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

اس کتاب کی چند خصوصیات

★ عبارت کو اعراب سے مزین کیا گیا ہے۔

★ اردو زبان میں سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔

★ عبارت کے مطلب کو واضح انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

★ موقع بہ موقع تعریفات کو مختصر اور جامع انداز سے بیان کیا گیا ہے

★ اعتراضات اور ان کے جوابات کو واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے

★ کتابوں کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں، تاکہ ضرورت کے وقت ان سے مراجعت کرسکیں۔

★ یہ نوٹ: امتحانات کے تیاری کرنے والوں اور مبتدی اور متوسط طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے اس میں تفصیلات سے ممکن حد تک احتراز کیا گیا ہے۔

داخلہ کے سوالات کے سوا اور سراجی کی عبارت سے متعلق وہ تمام اشکالات جو میری ذہن میں آئے انہیں آسان الفاظ اور تعبیرات میں حل کر کے پیش کیا گیا ہے۔

★ یہاں دارالعلوم دیوبند کے داخلہ و سالانہ امتحان کے سوالات کو سامنے رکھ کر نوٹ کو آسان سے آسان تعبیرات میں دلچسپ بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

عرض مؤلف

Website:NewMadarsa.blogspot.com

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسول الکریم امابعد!

آفتاب اسلام کے طلوع ہونے سے پہلے جس طرح زندگی کے دیگر شعبوں میں بے اصولی اور بے راہ روی راہ پائی تھی اسی طرح دنیا کی سب سے بڑی جھگڑے کی چیز وراثت اور ترکہ میں بھی معیار استحقاق عجیب تھا، جس کی لاٹھی اسکی بھینس کا اصول کارفرماں تھا طاقت وقوت کی بنیاد پر ترکہ تقسیم ہوتا تھا، کمزوروں وغریبوں ویتیموں اور بیواؤں کو اس کے قریب پہنچنے نہیں دیا جاتا، عرب کہتے تھے "کیف نعطی المال من لا یرکب فرسا ولا یحمل سیفا ولا یقاتل عدوا"؟ یعنی میراث کے مستحق لوگ کیسے ہوسکتے ہیں، جو نہ گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں اور نہ تلوار اٹھاتے ہیں، اور نہ ہی دشمنوں کا مقابلہ کرتے، اسلام کے جامع نظام میراث نے صاحب حق کو اس کا حق دیا اسے کامل واکمل نظام کی نظیر نہ پہلے دنیا میں تھی اور نہ بعد میں ہوگی، اور قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علم مواریث کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے، اسے نصف علم کہا گیا ہے، صحابۂ کرامؓ میں علم فرائض کے کچھ مخصوص افراد تھے۔

ائمہ اربعہ نے اس کے اصول وضوابط کو شرح وبسط کے ساتھ بیان فرمایا ہے، پھر علماء امت نے اس پر مفصل کتابیں لکھیں احناف نے اس کو اپنی فقہ میں کتاب الفرائض کے عنوان سے بیان فرمایا، اور تصنیف بھی کی گئی، مثلاً فرائض صغانی، فرائض طحاوی، فرائض ترکمانی، فرائض عثمانی، او اسی سے ہیں سراجی، جو اپنی شہرت وافادیت میں تعارف کا محتاج نہیں اسے الفرائض السراجیہ اور فرائض سجاوندی بھی کہا جاتا ہے، محقق مصنف کی ژرف نگاہی تحقیق وجستجو اور ان کے معجز قلم نے اب تک زمانہ کو اس کی نظیر پیش کرنے عاجز کر رکھا ہے، بڑے بڑے محقق علما نے اس کی شرح لکھ کر اس کی افادیت ونافعیت کو عام کردیا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

صاحب کشف الظنون کی تحقیق کے مطابق اس وقت تک عربی میں تقریبا چوبیس شرحیں لکھی جا چکی تھیں مختلف زبانوں میں اس کے ترجمہ اور شرح بھی ہوئے اور متعدد منظومے تیار کئے گئے، نیز بعض لوگوں نے سراجی کے مختصرات بھی تحریر کئے، اس کے شروحات کی تعداد اب تک نصف صد سے بھی متجاوز ہو چکی ہے اور ہم یہ بات جانتے ہیں کہ جس طرح یہ کتاب جامع ہے اسی طرح اس کے لئے جامع شروحات بھی لکھی گئی باوجود کہ ناچیز بے مایا کی یہ مختصر شرح بھی استعداد میں حقیر اضافہ ہے، ہم نے طلبہ کے فائدے کے لئے اس کتاب کے مغلقات کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ''اعانۃ الراجی فی حل سوالات سراجی'' ترتیب دی ہے، جس میں دارالعلوم دیوبند کے سالانہ اور داخلہ امتحان کے سوالات کو مرتب کر کے ان کے جوابات کو نیز سراجی کی عبارت سے متعلق وہ تمام اشکالات جو میری ذہن میں آئی ہے، انہیں آسان الفاظ اور تعبیرات بڑی عرق ریزی سے حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

احقر کی یہ پہلی کاوش ہے جس کو مؤقر اور معزز اساتذہ کرام نے پسند کر کے میرے حوصلے کو جی بخشی ہے الغرض کتاب مرتب کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ علم فرائض پڑھنے والے طلبہ کو کم از کم وقتوں میں شرح سراجی کے اہم مقامات کو آسانی سے سمجھ لیں اور امتحانات میں اچھے نمبرات حاصل کریں، اگر فرائض سیکھنا ہے تو کسی ماہر فن سے استفادہ حاصل کریں اور زیادہ سے زیادہ تمرین کے لئے بھی کسی ماہر فن سے استفادہ لینا پڑے گا، یہ کتاب، فرائض میں ماہر ہونے والی کتاب نہیں ہے۔

بالختام قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ اگر کہیں غلطی نظر آئے، تو مجھے یا ناشر کو مطلع کر کے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تلافی ہو سکے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

احقر

مولانا نعمت اللہ ایوبی
فاضل دارالعلوم دیوبند

Website:MadarseWale.blogspot.com

کلمات دعائیہ

حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب

صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

دارالعلوم (وقف) دیوبند

DARUL ULOOM (WAQF) DEOBAND - 247554 (U.P.) INDIA

Ref. No. .... Dated 18.04.17

قال النبی ﷺ تعلموا الفرائض وعلّموها الناس فانی مقبوض .

علم فرائض کی اہمیت اہل علم سے مخفی نہیں ہے، حدیث میں اس علم کو نصف علم قرار دیا گیا ہے، مدارس عربیہ میں عام طور پر اس فن کی مشہور کتاب سراجی پڑھائی جاتی ہے، اس میں شک نہیں کہ سراجی ایک عمدہ اور آسان کتاب ہے، مگر عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے عام طلبہ کے لئے اس کو سمجھنا اور یاد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

علم فرائض ایک ایسا فن ہے کہ اس کے مباحث بغیر حفظ کئے قابو میں نہیں آتے یہ خوش نصیبی ہے کہ عزیزم مولانا نعمت اللہ نے دارالعلوم دیوبند کے امتحانی سوالات کو یکجا کر کے اس کو حل کیا اور ایک کتابی صورت میں ترتیب دے کر اس کا نام ''اعانۃ الراجی فی حل سوالات سراجی''، رکھا ہے احقر اپنی علالت طبع کی وجہ سے مکمل نہ دیکھ سکا جا بجا دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اس کے تمام مباحث کو آسان انداز میں قلمبند کر دیا گیا ہے جو یقیناً طلبہ کے لئے مفید تر ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے اور مرتب کے لئے اس کو نجات کا ذریعہ بنائے آمین!

(مولانا) محمد سالم قاسمی (صاحب)

صدر مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

تقریظ

حضرت مولانا ندیم الواجدی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفی و الصلوٰۃ و السلام علی عبادہ الذین الصطفیٰ أما بعد!

فن میراث مذہبِ اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے، اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں جن احکام کو انتہائی اہمیت کے ساتھ نازل کیا ہے ان میں میراث کے احکام نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، نیز خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کی جانب متعدد مرتبہ توجہ دلائی ہے۔

اسی لیے علماء کرام نے ہر دور میں اس کی جانب خصوصی توجہ دی ہے، اس فن کی سب سے مقبول کتاب جسے درسِ نظامی میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہے، ''سراجی فی المیراث'' ہے، سراجی جہاں فن میراث کا ایک سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے وہیں الفاظ کے اعتبار سے اختصار کی بھی ایک عجیب مثال ہے، اس لیے بسا اوقات طلبۂ عزیز کو اس کتاب کے مسائل سمجھنے میں دقت اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بالخصوص امتحانات کے موقع پر طلبہ اس کی ایسی آسان شرح تلاش کرتے ہیں جس سے کتاب کم وقت میں یاد ہو جائے، طلبہ کی اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہمارے مکرم و محب حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب لوّبی (فاضل دار العلوم دیوبند) نے ''اعانۃ السراجی فی حل سوالات سراجی'' کے نام سے سراجی حل کرنے کا ایک ایسا نوٹ تیار کیا ہے، جس سے یہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔

میں نے اس نوٹ کو مختلف جگہوں سے دیکھا تو انتہائی مفید پایا، اللہ تعالیٰ موصوف کا زور قلم اور زیادہ کرے اور ان کی اس کاوش کو قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین.

ندیم الواجدی
دیوبند
یکم شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ حمد الشاکرین والصلوۃ والسلام علی خیر البریہ محمد وآلہ الطیبین الطاھرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانھا نصف العلم (الحدیث)

پیش نظر کتاب کا نام سراجی یا الفرائض السراجیہ ہے اور اس کو فرائض سجاوندی بھی کہتے ہیں، کسی بھی کتاب کو شروع کرنے سے پہلے چند مبادیات علم کا جاننا ضروری ہے، جو امتحان میں کبھی کبھی آجاتے ہیں، اس لئے اوّلا مبادیات علم فرائض بیان کئے جاتے ہیں،

سوال نمبر (۱) (السراجی فی المیراث: مقدمہ)

اس فن کا نام کیا ہے اور علم فرائض کی تعریف اور موضوع وغرض اچھے انداز سے بیان کریں؟ نیز وجہ تسمیہ بھی۔

جواب: فن کا نام علم فرائض ہے اور اس کو علم المواریث بھی کہتے ہیں۔

فرائض کے لغوی معنی:

فرائض فریضۃ کی جمع ہے، اور فریضۃ فرض سے مشتق ہے، فرض کئی معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۱) التقدیر (متعین ہونا) جیسے: قرآن میں ہے "فنصف ما فرضتم أی قدرتم"

(۲) القطع (کاٹنا جدا کرنا) جیسے: نصیبا مفروضا أی مقطوعا

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۳)الإنزال (اتارنا) جیسے: ان الذین فرض علیک القرآن أی انزل

(۴)التبیین (کسی چیز کو بیان کرنا) جیسے: قد فرض اللہ لکم تحلۃ أیمانکم أی بینھم

(۵)الاحلال کسی چیز کی حلت بیان کرنا جیسے: ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ أی أحل اللہ لہ

وجہ تسمیہ:

چونکہ یہ علم مذکورہ تمام معانی پر مشتمل ہوتا ہے اس لئے اس کا نام علم فرائض رکھا گیا

علم فرائض کی اصطلاحی تعریف

ھو علم باصول من فقہ وحساب یعرف بہ حق الورثۃ من الترکۃ

یعنی علمِ فرائض فقہ اور حساب کے ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعہ میت کا طریقہ اس کے شرعی وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جاسکے۔

علم فرائض کا موضوع

علم فرائض کا موضوع ترکہ اور ورثاء یعنی مستحقین:

علم فرائض کا غرض

حق دار کو اس کا حق پہونچانا یعنی صحیح طریقہ سے مالِ متروکہ کو ورثاء کے درمیان تقسیم کرنا

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۲) (السراجی فی المیراث: مقدمہ)

علم فرائض کی فضیلت کیا ہے؟ اور اس فن لکھنے میں کس سے مدد لی گئی اس کے بعد بتائیں کہ اس علم کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور اس فن کی شرط ورکن کیا ہیں؟ ان سب چیز بیان کرنے کے بعد مصنف علامؒ کی مختصر حالت بیان کیجئے۔

جواب: علم فرائض کی فضیلت

علم فرائض مہتم بالشان علم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس علم کی فضیلت بیان کی ہے چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے "العلم ثلاثۃ أمر محکمۃ سنۃ قائمۃ فریضۃ عادلۃ" (ابن ماجہ: ص/)

مابہ الاستمداد یعنی ماخذ

اس علم کے ماخذ تین ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۳) اجماع اور ان میں بھی زیادہ تر احکام کتاب اللہ سے ماخوذ ہیں، قیاس اس علم کا ماخوذ نہیں ہے۔

علم فرائض کا شرعی حکم

اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے یعنی ہر زمانہ میں اور ہر علاقہ میں اتنے لوگوں پر اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے جس سے امت کی ضرورت پوری ہو سکے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

علم فرائض کی شرط

اس فن کی شرائط تین ہیں: (۱) موت المورث حقیقۃ وحکماً یعنی مورث کا مرنا حقیقتا ہو یا حکما حکمی طور پر مرنے کی مثال ہے مفقود یعنی گم ہونے والا آدمی (۲) حیاۃ الوارث حقیقۃ وحکماً یعنی وارث کا زندہ رہنا حقیقت میں ہو یا حکمی طور پر ہو حکمی طور پر زندہ رہنے کی مثال حمل ہے (۳) علم بجھۃ الارث یعنی وارث ہونے کی جہت کا علم ہونا۔

مصنفؒ کی مختصر حالت: آپ کا نام محمد والد محترم کا نام بھی محمد اور دادا کا نام عبد الرشید ہے آپ کی کنیت ابو طاہر اور لقب سراج الدین ہے، آپ مسلکا حنفی تھے۔

سجاوند کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو سجاوندی بھی کہتے ہیں، آپ بڑے عالم ربانی فقیہ اور حساب داں تھے، آپ نے علم فرائض میں سراجی لکھنے کے ساتھ اس کی شرح بھی تحریر کی ہے لیکن یہ نایاب ہے، آپ کی تفصیلی حالات اور تاریخ ولادت و وفات کتب تاریخ میں مذکور نہیں ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۳) السراجی فی المیراث: مقدمہ

میراث کے احکام کس طرح نازل ہوئے ہیں؟

جواب: زمانہ جاہلیت میں تین طریقوں کی بنا پر میراث ملتی تھی (۱) نسبی تعلق کی بنا پر یعنی میت کی اولاد یا اس کے آباء واجداد میں ہونے کی وجہ سے (۲) آپسی اسی معاہدہ کی بناء پر میراث ملتی تھی (۳) متبنی ہونے کی بنا پر یعنی جو شخص کسی غیر کی اولاد کو بیٹا بنالیتا ہے تو دونوں باہم حقیقی باپ بیٹے کی مانند سمجھے جاتے تھے اور ایک دوسرے کے وارث ہوتے

Website:MadarseWale.blogspot.com

تھے، جب اسلام آیا تو اوّلاً اسلام نے ان تینوں کو باقی رکھا لیکن عقد مواخاۃ کا اضافہ کر دیا، یعنی جس مہاجر اور انصاری کو آپ ﷺ باہم بھائی بنا دیتے ان میں ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا، پھر بعد میں کچھ دنوں کے بعد یہ بھی لازم ہو گیا کہ ہر شخص بوقت وفات اپنے والدین واقرباء کے لئے اپنی رائے سے مناسب سمجھ کر وصیت کر جائے، چنانچہ قرآن میں ہے "کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف" اس آیت میں اسی کا بیان ہے بعد میں جب اصلاح منظور ہوئی تو سب سے پہلا حکم جو نازل ہوا وہ یہ تھا کہ عزیز واقارب جو مال چھوڑ کر جاتے ہیں اس میں جس طرح مردوں کا حق ہے اسی طرح عورتوں کا بھی حق ہے چنانچہ قرآن کریم میں بھی آیا ہے "للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والأقربون (سورہ نساء: آیت/۶) اس کے بعد اللہ تعالی نے تفصیلی طور پر آیت میراث "یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ" نازل فرمائی، اسی طرح سے میراث کے احکام نازل ہوئے ہیں" کما فی مفید الوارثین: ص/۱۶)

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال نمبر (۴) السراجی فی المیراث: مقدمہ

اسباب وراثت کتنے ہیں؟

جواب: اسباب وراثت تین ہیں (۱) النسب الحقیقی یعنی جس کو خونی رشتہ کہتے ہیں، (۲) النسب السببی، یعنی جس کو آزادی کا رشتہ کہتے ہیں، (۳) الزواج الصحیح، یعنی زوجیت کا رشتہ

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال نمبر (۵) السراجی فی المیراث: مقدمہ

موانع ارث کتنے ہیں؟

جواب: موانع ارث چار ہیں، (۱) القتل، قاتل وارث نہیں ہوتا جب کہ وہ اپنے مورث کو قتل کردے، یعنی وہ قتل جس کی وجہ سے قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے وہ قتل مانع ارث ہے، (۲) رقیت، یعنی غلام ہونا، (۳) اختلاف دینین، جب کہ وارث اور مورث کا دین مختلف ہو، (۴) اختلاف دارین، مثلاً ایک دارالحرب میں رہتا ہو اور دوسرا دارالاسلام میں رہتا ہو تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہونگے۔

نوٹ: یہ کافروں کے حق میں مانع ارث ہے، مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہے اس موت سے وراثت کا حق ہوگا۔

موانع ارث چار ہیں اے ذی وقار
رق وقتل واختلاف دین ودار

سوال نمبر (٦) (السراجی فی المیراث: ص ر ۷)۔ (طرازی شرح سراجی: ص ۳٦)

کتاب کے شروع میں مصنفؒ نے علم فرائض کی فضیلت کے سلسلہ میں جو حدیث شریف ذکر کی ہے "تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فإنھا نصف العلم" اس حدیث میں علم فرائض کو نصف العلم کہا گیا

Website:MadarseWale.blogspot.com

ہے، اس کی توجیہات بیان کریں۔

جواب: فقہاء کرام اس نصف العلم کی بہت توجیہ کیا ہے؟ اس میں بعض یہ ہیں

(۱) انسان کے دو حالتیں ہیں، حالت حیات اور حالت ممات کچھ مسائل تو حالت حیات سے متعلق ہیں، اور کچھ حالت ممات سے متلق ہیں، دیگر علوم کا تعلق تو حالت حیات سے متعلق ہے، اور علم فرائض کا تعلق حالات ممات سے ہے، اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

(۲) اس حدیث میں فرائض سے مراد احکام لازمہ یعنی فرائض وواجبات ہیں، یہ سنن ومستحبات کی بنسبت نصف علم دین ہیں۔

(۳) دین کے سارے احکام یا تو صریح نصوص سے مستنبط ہیں یا قیاس سے ثابت ہے، علم فرائض کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کا کوئی مسئلہ قیاس سے مستنبط نہیں ہے، اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

(۴) فرائض کے مسائل کی شاخ درشاخ کی کثرت کی وجہ سے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے، اس لئے کہ اگر اس کے تمام فروعی مسائل کو پھیلا دیا جائے تو وہ مقدار میں دیگر ابواب فقیہ کے برابر ہو جائیں

(۵) اس علم کو سیکھنے اور سکھانے میں دوسرے علم کی بنسبت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا۔

(٦) اس علم کی بہت ضرورت ہوتی ہے، ہر آدمی اس کا محتاج ہے، حتی کہ وہ بچہ جو شکم مادر میں حمل کی صورت میں ہے، وہ بھی اپنے حصہ کی تعیین میں اس علم کا محتاج ہے، اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۷) بعض نے فرمایا کہ نصف العلم کے معنی احد القسمین کے ہیں، اور علم کی دو قسمیں ہیں ایک اسباب وراثت کا علم دوسرے واجبات شرعیہ کا علم چونکہ اس علم کا تعلق پہلے قسم سے ہے اس لئے اس کو نصف العلم کہا گیا ہے۔

سوال نمبر (۷) (السراجی فی المیراث: ص ر ۱۵)

ترکہ کی لغوی واصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ "قال علمائنا" کہہ کر مصنفؒ نے کیا سمجھانا چاہتا ہے۔

جواب: ترکہ کی لغوی تعریف

"الترکۃ فی اللغۃ، مایترک الشخص یبقیہ" یعنی وہ چیز جس کو انسان چھوڑتا ہے۔

اصطلاحی تعریف: "ما ترکہ المیت خالیا عن حق الغیر" یعنی میت کا چھوڑا ہوا مال جس کے ساتھ دوسرے کا حق وابسطہ نہ ہو، میت کے جس مال کے ساتھ دوسرے کا حق وابسطہ ہوگا وہ ترکہ میں نہیں آئے گا، مثلاً وہ مال جو میت کے دین میں رہن رکھا گیا ہو یا وہ مبیع جس کا ابھی تک ثمن نہیں دیا گیا تو چونکہ اس مال سے دائن یا بائع کا حق متعلق ہے اس لئے یہ مال ترکہ میں نہیں آئے گا "قال علمائنا" سے علماء احناف مراد ہیں اس لئے کہ ہمارے مصنف علیہ الرحمہ حنفی ہیں۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال نمبر (۸) السراجی فی المیراث: ص ر ۷

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ حقوق اربعہ سے کیا مراد ہے؟ تفصیل سے لکھیں، اور بتایئے ترکہ کس طریقہ سے تقسیم کیا جائے

Website:MadarseWale.blogspot.com

گا۔ وضاحت کے ساتھ لکھیں۔

جواب: عبارت با اعراب : (الف) قَالَ عُلَمَاءُنَا رَحِمَهُمُ اللهُ تَتَعَلَّقُ بِتَرِكَةِ الْمَيِّتِ حُقُوقٌ أَرْبَعَةٌ مُرَتَّبَةٌ اَلْاَوَّلُ يُبْدَأُ بِتَكْفِيْنِهٖ وَتَجْهِيْزِهٖ مِنْ غَيْرِ تَبْذِيْرٍ وَلَا تَقْتِيْرٍ ثُمَّ تُقْضٰى دُيُوْنُهٗ مِنْ جَمِيْعِ مَا بَقِيَ مِنْ مَّا لِهٖ ثُمَّ تُنَفَّذُ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَابَقِيَ بَعْدَ الدَّيْنِ ثُمَّ يُقْسَمُ الْبَاقِيْ بَيْنَ وَرَثَتِهٖ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ الخ

(ب) ترجمۃ العبارۃ المذکورۃ

ہمارے علماء احناف نے فرمایا کہ میت کے چھوڑے ہوئے مال کے ساتھ ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں، اول میت کی تجہیز وتکفین سے افراط تفریط کے بغیر ابتدا کی جائے گی، دوم: کفن دفن سے بچے ہوئے میت کے مال سے میت کی قرض ادا کئے جائیں گے سوم: پھر قرض کی ادائے گی کے بعد مال کی تہائی سے وصیتیں نافذ کی جائیں گی چہارم پھر بقیہ مال میت کے وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، جن کا وارث ہونا قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے (کمافی طرازی شرح سراجی: ص / ۴۱)

(ج) آدمی مرنے کے بعد اس کے ساتھ چار حقوق مرتب ہوتے ہیں

(۱) تکفین وتجہیز (۲) اداء الدیون (۳) نفاذ وصیت (۴) تقسیم ترکہ۔

تفصیل: نمبر اول سب سے پہلے ترکہ سے میت کی تجہیز وتکفین کی جائے، جس میں نہ اسراف کیا جائے اور نہ بخیلی سے کام لیا جائے، بلکہ معروف طریقہ پر خرچ کیا جائے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

نمبر دوم: کفن دفن کے بعد باقی ترکہ سے میت کا قرض ادا کیا جائے، قرضہ کی دو قسمیں ہیں، (۱) اللہ کا قرض ہے، جیسے باقی زکوٰۃ، فدیہ، کفارہ وغیرہ (۲) بندہ کا قرض، پھر بندوں کا قرض دو طرح کا بنتا ہے، زمانہ صحت کا قرض اور موت کی بیماری کے زمانے کا قرض جس کا میت نے اقرار کیا ہے۔

نمبر سوم: تیسرا نمبر وصیت کا ہے اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہے خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تو قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ ترکہ کی تہائی سے اس کو نافذ کیا جائے گا۔

نوٹ: تکفین وتجہیز اور قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ ترکہ کی تہائی سے زائد کی وصیت باطل ہے البتہ اگر تمام ورثاء عاقل بالغ ہوں تو ان کی اجازت سے زیادہ وصیت نافذ کی جاسکتی ہے (کمافی الدرر المختار مع ردالمحتار: ج ۵ ص ۴۶۰)

نمبر چہارم: چوتھا نمبر حق پھر باقی ماندہ ترکہ ورثا کے درمیان حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جائے گا ورثا وہ ہیں جن کا وارث ہونا قرآن سے یا حدیث سے یا اجماع سے ثابت ہے۔

(د) ترکہ درج ذیل ترتیب سے تقسیم ہوگا

(۱) اصحاب الفرائض (۲) العصبات من جھۃ النسب

(۳) العصبات من جھۃ السبب

(۴) العصبۃ السببیہ علی الترتیب

(۵) الرد علی ذوی الفروض النسبیہ علی قدر حقوقھم

(۶) ذوی الارحام

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۷) مولی الموالات

(۸۱) المقر لہ بالنسب علی الغیر

(۹) الموصی لہ بجمیع المال

(۱۰) بیت المال

وضاحت: یہ بات بھی قابل وضاحت ہے مذکورہ تفصیل کے بعد یہ بات دھیان رکھیں کہ اصحاب الفرائض کو اوّلاً ترکہ دینے کے بعد اگر کچھ مال بچتا ہے تو یہ عصبہ نسبی کو دیا جائے گا، اور اگر کسی کے عصبہ نسبی نہ ہو تو پھر میت کے عصبہ سببی کو تیسرے نمبر پر دیا جائے گا، اور اگر معتق یعنی عصبہ نسبی بھی نہ ہوں تو پھر چوتھے نمبر پر اگر کوئی معتق کے عصبہ نسبی موجود ہوں تو ان کو دیا جائے گا، لیکن اگر معتق کے عصبہ نسبی بھی نہ ہوں بلکہ عصبہ سببی ہوں تو پھر ان کو دیا جائے گا، لیکن اخیر کی دو صورتوں میں عورتوں کو حصہ نہیں ملے گا، اسی طرح باقی سب پر بھی ایک نہ ہو تو دوسرے کو ورثہ ملے گی۔

سوال نمبر (۹) السراجی فی المیراث: ص ۱۸

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، اسکے بعد موانع ارث کی تعریف کریں، چار موانع ارث کو بالتفصیل لکھتے ہوئے بتائیے کہ قتل کی کتنی قسمیں ہیں، اور کس قتل سے قصاص اور کس قتل سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔

جواب: (الف) **عبارت با اعراب** "اَلْمَانِعُ مِنَ الْاِرْثِ الْأَرْبَعَۃُ، الرِّقُّ، وَافِرًا کَانَ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

أو ناقِصًا، وَالْقَتْلُ الَّذِی یَتَعَلَّقُ بِهٖ وُجُوبُ الْقِصَاصِ أو الْكَفَّارَةِ وَاخْتِلَافُ الدِّيْنَيْنِ وَاخْتِلَافُ الدَّارَيْنِ إمَّا حَقِيْقَةً كَالْحَرْبِيِّ وَالذِّمِّيِّ أوْ حُكْمًا كَالْمُسْتَأمِنِ وَالذِّمِّيِّ“

(ب) ترجمۃ العبارہ المذکورہ

(یہ) (وراثت سے) روکنے والی چیزوں (کے بیان) میں ہے، وراثت سے روکنے والی چیزیں چار ہیں، غلامی، کامل ہو یا ناقص (یعنی غلامی کی تمام صورتیں) اور وہ قتل جس سے قصاص یا کفارے کا وجوب متعلق ہوتا ہے، اور دینوں کا اختلاف اور (کافروں کے درمیان) دوملکوں کا اختلاف خواہ حقیقتا (حسًّا) ہو، جیسے حربی اور ذمی یا حکما ہو، جیسے، مستامن اور ذمی یا دو مختلف دار الحرب کے رہنے والے دو کافر۔

موانع یہ مانع کی جمع ہے بمعنی روکنے والا، اصطلاح میں موانع کہتے ہیں کسی شخص میں پائے جانے والے اس وصف کو جو اس کو سبب وراثت کے پائے جانے کے باوجود میراث پانے سے روک دے اور اسی شخص کو محروم کہتے ہیں، اور جو شخص دوسرے وارث کے موجود ہونے کی وجہ سے میراث پانے سے روک دیا جائے اسے محجوب کہتے ہیں۔

موانع کے اقسام

موانع کی دو قسمیں ہیں، (۱) موروثیت سے مانع ہو مثلاً ”نبوت“ کہ یہ موروثیت سے مانع ہے (۲) وراثت سے مانع ہو اور یہاں پر یہی مراد ہے، یعنی جس کی بنا پر ارث کی اہلیت ختم ہو جائے۔

موانع ارث کی تعداد

موانع کی چار قسمیں ہیں (۱) رقیت (۲) قتل (۳) اختلاف دینین (۴) اختلاف

Website:MadarseWale.blogspot.com

دارین، بعض حضرات نے موانع ارث آٹھ ۸ بیان کئے ہیں، چار جو اوپر مذکور ہوئے ہیں، (۵) ردت یعنی اسلام سے پھر جانا (۶) موت کی تاریخ کا مجہول ہونا، ان لوگوں میں جو ایک ساتھ مرتے ہیں مثلاً ایک ساتھ غرق ہو کر مرجانا (۷) وارث کا مجہول ہونا، غیر کے ساتھ ملتبس ہونے کی بنا پر (۸) نبوت۔

مانع اول رقیت: یعنی غلامی، خواہ کسی طرح کا ہو پس قن یعنی عبد خالص مکاتب، مدبر ام ولد اور معتق البعض میں سے کسی کی وراثت نہیں ملے گی،

مانع دوم قتل: اس کی تفصیل، قتل سے مراد ایسا قتل جس کی وجہ سے قصاص یہ کفارہ واجب ہوتا ہے اس کو سمجھنے کے لئے قتل کے اقسام کا جاننا ضروری ہے۔

قتل کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) قتل عمد، اس قتل کو کہتے کہ جان بوجھ کر کسی کو دھار چیز سے مارنا یا ایسی چیز سے مارنا جو قتل کے لئے استعمال ہوتی ہو، جیسے بندوق، تلوار وغیرہ (۲) قتل شبہ عمد، اس قتل کو کہتے ہیں جس میں قاتل قصداً کسی معصوم الدم شخص کو ایسی چیز سے قتل کرے جس سے عموماً موت واقع نہ ہوتی ہو جسے لاٹھی، کوڑا وغیرہ (۳) قتل خطا، اس کی دو قسمیں ہیں ایک خطا فی العمل یعنی نشانہ کا چوک جانا کہ مارہا تھا کسی شکار کو اور لگ گیا کسی انسان کو دوسرے یہ کہ خطا فی القصد یعنی سمجھنے میں غلطی کرنا مثلاً کسی سفید پوش انسان کو خرگوش سمجھ کر قتل کردینا (۴) قتل شبہ خطا جیسے کسی پہلو میں کوئی بچہ لیٹا ہوا ہے اس کا دب کر مرجانا کوئی کسی اونچی جگہ سے کسی کے بدن پر گرا اور وہ مرگیا (۵) قتل بالسبب، مثلاً کسی غیر کی زمین میں کنواں کھودا یا کوئی

Website:MadarseWale.blogspot.com

پتھر رکھا اور کنواں کھودنے والے یا پتھر رکھنے والے کا کوئی رشتہ دار ٹکرا کر مر گیا اسے قتل بالسبب کہتے ہیں۔

قتل کی پانچوں قسموں کا حکم

پہلی چاروں قسموں میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے اس لئے کہ ان میں قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے البتہ پانچویں قسم کہ قتل بالسبب سے وارث وراثت سے محروم نہیں ہوتا

مانع سوم اختلاف دینین: یعنی مسلم غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلم کا وارث نہیں ہوتا۔

مانع چہارم، اختلاف دارین: دو ملکوں کے رہنے والے کافر ایک دوسرے کی وراثت نہیں ملتی، البتہ مسلمان چاہئے دنیا کی جہاں کہیں ہو اپنے رشتہ دار کی وراثت ملے گی، مسلمانوں کے درمیان ملک دو ہونے کی کوئی اعتبار نہیں ہے۔

سوال نمبر (۱۰) السراجی فی المیراث: ص ر ۱۳

قتل کے اقسام مع حکم مختصر انداز سے بیان کریں

جواب: "اقسام القتل وأحكامه

قتل عمد	قتل شبه عمد	قتل خطا	قتل شبه خطا	قتل بالسبب
حكم	حكم	حكم	حكم	حكم
الإثم	الإثم	الدية	الدية	الدية
القصاص	الدية	الكفارة	الكفارة	
حرمان الإرث	الكفارة وحرمان الإرث	حرمان الإرث	حرمان الإرث	

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۱۱) السراجی فی المیراث: ص/۱۵

فرض کے معنی کیا ہیں؟ اور فروض مقدرہ کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: فروض یہ فرض کی جمع ہے جس کے معنی ہیں حصہ قرآن پاک میں جو حصے مذکور ہیں ان کو فروض مقدرہ کہتے ہیں، اور وہ چھ ہیں۔

(۱) نصف:	(آدھا)	دو میں سے ایک۔	$\frac{1}{2}$
(۲) ربع:	(چوتھائی)	چار میں سے ایک۔	$\frac{1}{4}$
(۳) ثمن:	(آٹھواں)	آٹھ میں سے ایک۔	$\frac{1}{8}$
(۴) ثلثان:	(دوتہائی)	تین میں دو۔	$\frac{2}{3}$
(۵) ثلث:	(تہائی)	تین میں ایک۔	$\frac{1}{3}$
(۶) سدس:	(چھٹا)	چھ میں سے ایک۔	$\frac{1}{6}$

سوال نمبر (۱۲) السراجی فی المیراث: ص/۱۶

اصحاب الفرائض کتنے ہیں؟ اور کیا کیا ہیں؟

جواب: ’’ھم الذین لھم سھام مقدرۃ فی کتاب اللہ تعالی‘‘ یعنی جن لوگوں کا حصہ کتاب اللہ میں متعین ہے، ان کو اصحاب الفرائض کہتے ہیں، یہ کل بارہ ہیں چار مرد اور آٹھ عورتیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

چار مرد یہ ہیں

(۱) "الاب" یعنی باپ (۲) "الجد" یعنی دادا (۳) "الاخ لام" یعنی ماں شریک بھائی

(۴) "الزوج" یعنی شوہر۔

آٹھ عورتیں یہ ہیں

(۱) "الزوجة" یعنی بیوی (۲) "البنت" یعنی بیٹی (۳) "بنت الابن" یعنی پوتی

(۴) "أخت لأب وام" یعنی حقیقی بہن (۵) "أخت لأب" یعنی باپ شریک بہن

(٦) "الأخت لأم" یعنی ماں شریک بہن (۷) "الأم" یعنی ماں (۸) "الجدة صحيحة"

یعنی دادی نانی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال نمبر (۱۳) السراجی فی المیراث: ص/ ۱٦

مردوں کے چار احوال باترتیب مثال کے ساتھ بیان کریں تاکہ سمجھا جائے کہ آپ کا احوال یاد ہے۔

جواب: مردوں کے چار احوال بالترتیب مثال کے ساتھ یہ ہیں

☆ "الأب" یعنی باپ، اوراس کی تین حالات ہیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۱) السدس: مع الإبن او ابن الابن و إن سفل"

مسلہ ۶

مثالہ: میت ____________ احمد

أب	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

(۲) السدس مع التعصیب مع البنت و بنت البنت و ان سفلت

مسئلہ ۶

مثالہ: میت ____________ محمد

أب	بنت
سدس مع التعصیب	نصف
۱+۲ =۳	۳

(۳) التعصیب محض عند عدمهم

مسئلہ ۴

مثالہ: میت ____________ محمد

أب	زوجہ
عصبہ محض	ربع
۳	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

★ "الجد" یعنی دادا کے چار حالات ہیں

دادا کے پہلے تین حالات ہو بہو باپ کے حالات کے مانند مگر چوتھا نمبر میں فرق ہے اور وہ یہ ہے

(۴) "المحروم مع الأب الا فی اربع مسائل

مسئلہ ۱

مثالہ: میت ________________ احمد

اب الأب	اب
محروم	عصبہ
	۱

★ "الاخ لأم" یعنی ماں شریک بہن کی تین حالات ہیں

(۱) السدس للواحد

مسئلہ ٦

مثالہ: میت ________________ حمد اللہ

اخ لأم	عم
سدس	عصبہ
۱	۵

(۲) الثلث للإثنین فصاعدا

مسئلہ ۳

مثالہ: میت ________________ نصر اللہ

۲/ اخ لأم	عم
ثلث	عصبہ
۱	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۳) السقوط بالولد وولد الابن وان سفل وبالأب والجد

مسئلہ ۱	
مثالہ: میت ________________	فیض اللہ
اخ لأم	ابن
محروم	عصبہ
	۱

★ الزوج یعنی شوہر کے دو حالت ہیں

(۱) النصف عند عدم الولد وولد الإبن وان سفل

مسئلہ ۲	
مثالہ: میت ________________	عائشہ
زوج	اخ
نصف	عصبہ
۱	۱

(۲) الربع مع الولد وولد الإبن وان سفل

مسئلہ ۴	
مثالہ: میت ________________	زینب
زوج	ابن
ربع	عصبہ
۱	۳

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۱۴) السراجی فی المیراث: ص ر ۱۸

وہ چار مسئلہ کیا ہے جس میں باپ اور دادا کے درمیان فرق ہے

جواب: وہ چار مسئلہ یہ ہیں جس میں باپ اور دادا کے درمیان فرق ہے،

پہلا مسئلہ: حقیقی اور علاتی بھائی بہن باپ کی موجودگی میں بالا تفاق ساقط ہوجاتے ہیں لیکن دادا کے موجودگی میں صاحبین کے نزدیک ساقط نہیں ہوتے ہیں البتہ امام ابوحنیفہؒ کی نزدیک دادا کے موجودگی میں بھی ساقط ہوجاتے ہیں اور اسی پر فتوی ہے (کمافی طرازی شرح سراجی: ص ر ۶۳)

پس صاحبین کے نزدیک باپ اور دادا میں فرق ہوگا اور امام صاحب کے نزدیک کوئی فرق نہ ہوگا۔

دوسرا مسئلہ: اگر ورثاء میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک اور ماں کے ساتھ باپ بھی ہو تو ماں کو ثلث باقی یعنی شوہر یا بیوی کا حصہ نکلنے کے بعد جو مال بچا ہے اسکا ثلث ملے گا، لیکن باپ کے بجائے دادا ہو تو ماں کو ثلث کل یعنی پورے ترکہ کا ثلث ملے گا یہی طرفین کا مسلک ہے اور اسی پر فتوی ہے، البتہ امام ابویوسفؒ کے نزدیک دادا کی موجودگی میں بھی ماں کو ثلث باقی ملے گا، پس طرفین کے مسلک کے اعتبار سے باپ اور دادا میں فرق ہوگا امام ابویوسفؒ کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے،

تیسرا مسئلہ: باپ کی موجودگی میں دادی ساقط ہوجاتی ہے لیکن دادا کی موجودگی میں دادی ساقط نہیں ہوتی

Website:MadarseWale.blogspot.com

چوتھا مسئلہ: اگر میت کے ورثاء میں مولی العتاقہ یعنی معتق کا باپ اور بیٹا چھوڑا ہو تو امام یوسفؒ کے نزدیک معتق کے باپ اور بیٹا چھوڑا ہو تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک معتق کے باپ کو ولاء کا سدس ملے گا، اور باقی معتق کے بیٹے کو ملے گا، لیکن ورثاء میں معتق کا دادا اور بیٹا ہو تو پوری ولاء بیٹے کو ملے گا اور طرفین کے نزدیک بیٹے کی موجودگی میں نہ معتق کے باپ کو کچھ ولاء ملتی ہے نہ معتق کے دادا کو، اسی پر فتوی ہے، پس امام ابو یوسفؒ کے نزدیک باپ اور دادا میں فرق ہوگا، طرفین کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے (کما فی طرازی شرح سراجی: ص / ۶۴)

سوال نمبر (۱۵) السراجی فی المیراث: ص / ۱۹

عورتوں کے آٹھ احوال بالترتیب مثال کے ساتھ بیان کریں تا کہ سمجھا جائے کہ آپ کا احوال یاد ہے۔

جواب: عورتوں کے آٹھ احوال بالترتیب یہ ہیں

☆الزوجہ یعنی بیوی کی دو حالات ہیں،

(۱) الربع عند عدم الولد و ولد الإبن وان سفل۔

مثالہ: میت مسئلہ ۴

زوجہ	خالد / عم
ربع	عصبہ
۱	۳

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) الثمن مع الولد وولد الابن وان سفل

مسئلہ ۸

مثالہ: میت	خالد
زوجہ	ابن
ثمن	عصبہ
۱	۷

★ البنت یعنی بیٹیوں کے تین حالات ہیں

(۱) النصف للواحدہ

مسئلہ ۲

مثالہ: میت	اقبال
بنت	اخ
نصف	عصبہ
۱	۱

(۲) الثلثان للإثنتين فصاعدة

مسئلہ ۳

مثالہ: میت	انصار
بنتان	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۳) العصبة مع الابن للذكر مثله حظ الأنثيين

مسئلہ ٦	
مثالہ: میت ______________	راشد
بنتان	ابنان
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ
۲	۴

سوال نمبر (۱٦) السراجی فی المیراث: ص/۲۰

عبارت میں اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے پھر بنات الابن کے حالات کو باترتیب مثال کے ساتھ لکھیں اور بنات الابن کی مختصر تشریح کیجئے

جواب: (الف) **عبارت بااعراب**،

بَنَاتُ الْإِبْنِ كَبَنَاتِ الصُّلْبِ، وَلَهُنَّ أَحْوَالٌ سِتٌّ ، النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ وَالثُّلُثَنِ لِلْإِثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً عِنْدَ عَدَمِ بَنَاتِ الصُّلْبِ، وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ الْوَاحِدَةِ الصُّلْبِيَّةِ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَلَا يَرِثْنَ مَعَ الصُّلْبِيَّتَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ بِحِذَا ئِهِنَّ أَوْ أَسْفَلَ مِنْهُنَّ غُلَامٌ فَيُعَصِّبُهُنَّ، وَالْبَاقِي بَيْنَهُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَيَسْقُطْنَ بِالْإِبْنِ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب) ترجمۃ العبارت المذکورہ:

اور پوتیاں صلبی بیٹیوں کی طرح ہیں، اور ان کے چھ حالات ہیں، نصف ایک کے لئے اور ثلثان دو یا زیادہ کے لئے، صلبی بیٹیوں کے نہ ہونے کی صورت میں اور ان کے لئے سدس ہے، ایک صلبی لڑکی کے ساتھ، دو تہائی پورا کرنے کے لئے اور دو صلبی بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں وارث نہیں ہوتیں، مگر یہ کہ ان کے برابر یا ان کے نیچے کوئی لڑکا ہو تو وہ لڑکا ان سب کو عصبہ بالغیر بنائے گا، اور باقی مال ان کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" یعنی مذکر کے لئے دو مؤنث کے حصوں کے بقدر ہوگا، اور پوتیاں لڑکی کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

(ج) تشریح:

وجہ حصر، پوتیوں کے چھ حالاتیں ہیں، میت کا بیٹا ہوگا یا نہیں؟، اگر ہے تو پوتے پوتیاں ساقط ہوگی اور گر بیٹا نہیں چھوڑا تو دیکھیں گے بیٹی چھوڑی ہے یا نہیں؟ اگر چھوڑی ہے تو ایک ہے یا متعدد؟ اگر ایک ہے تو پوتیوں کو سدس ملے گا، "تکملۃ للثلثین" اور متعدد ہیں تو پوتیاں ساقط ہونگی اور اگر میت نے بیٹے بیٹیاں نہیں چھوڑی تو دیکھیں گے کہ برابر کا پوتا چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر چھوڑا ہے تو پوتیاں عصبہ بالغیر ہونگی، اور پوتا نہیں ہے تو دیکھیں گے کہ پوتی ایک ہے یا متعدد؟ اگر ایک ہے تو اس کو نصف ملے گا، اور متعدد ہیں، تو ان کو ثلثان ملے گا،

☆ (د) بنات الابن یعنی پوتیوں کے چھ حالات ہیں

(۱) النصف للواحدۃ

اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com
Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ۲

مثالہ: میت	خالد
بنت الإبن	عم
نصف	عصبہ
۱	۱

(۲) الثلثان للإثنتين فصاعدة

مسئلہ ۳

مثالہ: میت	احمد
۲/بنت الإبن	اخ
ثلثان	عصبہ
۲	۱

(۳) السدس مع الواحدة الصلبية تكملة للثلثين

مسئلہ ۶

مثالہ: میت		شاهد
بنت الإبن	بنت	اخ
سدس	نصف	عصبہ
۱	۳	۲

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۴) المحروم مع الصلبیتین

مسئلہ ۳

مثالہ: میت ________ خالد

بنت الابن	بنتان	عم
محروم	ثلثان	عصبہ
	۲	۱

(۵) العصبۃ مع ابن الابن

مسئلہ ۳

مثالہ: میت ________ خالد

بنت الابن	ابن الابن
عصب بالغیر	عصبہ بنفسہ
۱	۲

(٦) السقوط مع الابن

مسئلہ ۱

مثالہ: میت ________ خالد

بنت الابن	ابن
محروم	عصبہ
	۱

سوال نمبر (۱۷) السراجی فی المیراث: ص ۲۴

عبارت میں اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے اور حقیقی بہنوں کے پانچ احوال نمبر وار مثال کے ساتھ تحریر کیجئے؟

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

جواب: (الف) عبارت با اعراب: "أَمَّا لِلْأَخَوَاتِ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَأَحْوَالٌ خَمْسٌ النِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ وَالثُّلُثَانِ لِلْاِثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً وَمَعَ الْأَخِ لِأَبٍ وَأُمٍّ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يَصِرْنَ بِهِ عَصَبَةً لِاسْتِوَائِهِمْ فِي الْقَرَابَةِ إِلَى الميت وَلَهُنَّ الْبَاقِي مَعَ الْبَنَاتِ أَوْ بَنَاتِ الْاِبْنِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، إِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً"

(ب) ترجمة العبارة المذكورة

ترجمہ: بہرحال حقیقی بہنوں تو ان کی پانچ حالتیں ہیں، نصف ایک کے لئے ہے، اور ثلثان دو اور زیادہ کے لئے ہے، اور حقیقی بھائیوں کے ساتھ مذکر کے لئے دو مؤنث کے حصے کے بقدر آئے اس صورت میں حقیقی بہنوں اس حقیقی بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہونگی میت سے رشتہ میں برابر ہونے کی وجہ سے اور ان کے لئے بچا ہوا مال ہے لڑکیوں یا پوتیوں کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے بہنوں کو لڑکیوں کے ساتھ عصبہ بناؤ۔

☆ (د) اخت لأب و ام یعنی حقیقی بہنوں کے پانچ حالات ہیں

(۱) النصف للواحدة

مسئلہ ۶

مثالہ: میت ______ صغیر

اخت لأب و ام	ام	عم
نصف	ثلث	عصبہ
۳	۲	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) الثلثان للإثنتين فصاعدة

مسئلہ ۳	
مثالہ: میت	سمیر
۵/ اخت لاب ام	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

(۳) العصبة بغيره مع الأخ لأب وام

مسئلہ ٦	
مثالہ: میت	خالد
۴/ اخت لأب وام	اخ لأب وام
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ
۴	۲

(۴) العصبة مع الغيره مع البنات وبنات الإبن

مسئلہ ۲	
مثالہ: میت	خالد
اخت لاب وام	بنت
عصبہ مع الغیر	نصف
۱	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۵) السقوط بالابن و ابن الابن و ان سفل و بالأب و الجد

مسئلہ ا

مثالہ: میت ______________ خالد

اخت لاب و ام	بنت
محروم	عصبہ
	ا

دوسری مثال

مسئلہ ا

مثالہ: میت ______________ خالد

اخت لأب و ام	اب
محروم	عصبہ
	ا

☆ اخت لأب یعنی علاتی بہنوں کے سات حالات ہیں

(ا) النصف للواحد

مسئلہ ۲

مثالہ: میت ______________ خالد

ام لاب	عم
نصف	عصبہ
ا	ا

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) الثلثان للإثنتين فصاعدة

مسئلہ ۳

مثالہ: میت	خالد
۲/اخت لأب	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

(۳) السدس مع الاخت لاب وام تکملۃ للثلثین

مسئلہ ۶

مثالہ: میت ________ خالد

اخت لأب	اخت لأب وام	ام	عم
سدس	نصف	سدس	عصبہ
۱	۳	۱	۱

(۴) المحروم مع الأختین لاب وام

مسئلہ ۳

مثالہ: میت ________ خالد

اخت لأب	۲/اخت لأب وام	عم
محروم	ثلثان	عصبہ
	$\frac{۲}{۲}$	$\frac{۱}{۳}$

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۵) العصبۃ بغیرہ مع الأخ لاب

مسئلہ ٦

مثالہ: میت ــــــــــــــــــــ خالد

اخت لأب	۲/ الأخ لاب	ام
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ	سدس
۱	۴	۱

(٦) العصبۃ مع غیرہ مع البنات و بنات الإبن

مسئلہ ٦

مثالہ: میت ــــــــــــــــــــ خالد

اخت لأب	بنت الإبن	ام
عصبہ مع الغیر	نصف	سدس
۲	۳	۱

(۷) السقوط مع الإبن و ابن الإبن و ان سفل و بالأب و الجد و الأخ لاب و ام و بالاخت لاب و ام اذا صارت عصبۃ

پہلی مثال:

مسئلہ ۱

مثالہ: میت ــــــــــــــــــــ خالد

اخت لأب	ابن
محروم	عصبہ
	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

دوسری مثال:

مسئلہ ا

مثالہ: میت	خالد
اخت لأب	ابن الإبن
محروم	عصبہ
	ا

تیسری مثال:

مسئلہ ا

مثالہ: میت	خالد
اخت لأب	أب
محروم	عصبہ
	ا

چوتھی مثال:

مسئلہ ا

مثالہ: میت	خالد
اخت لأب	أب الأب
محروم	عصبہ
	ا

Website:MadarseWale.blogspot.com

☆اخت لأم یعنی ماں شریک بہن کی تین حالات ہیں

(۱)السدس للواحد

(۲)ثلث للإثنتین فصاعدۃ

(۳)السقوط بالولد وولد الولد الإبن وان سفل وبالإب والجد

نوٹ: ان حالات کی مثالیں اخ لام کی حالات میں گذر چکی ہیں۔

سوال نمبر(۱۸) السراجی فی المیراث: ص/۲۷

عبارت میں اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے پھر ماں کے احوال مع مثال تحریر کیجئے اور بتایئے کہ کتنی مسئلوں میں ماں کو ثلث مابقی ملے گا؟

(الف)عبارت بااعراب: "اَمَّا لِلْأُمِّ فَاَحْوَالٌ ثَلٰثٌ اَلسُّدُسُ مَعَ الْوَلَدِ اَوْ وَلَدِ الْإِبْنِ وَاِنْ سَفَلَ اَوْ مَعَ الْإِثْنَیْنِ مِنَ الْإِخْوَۃِ وَالْاَخَوَاتِ فَصَاعِدًا مِنْ أَیِّ جِهَةٍ كَانَا وَثُلُثُ الْكُلِّ عِنْدَ عَدَمِ هٰؤُلَآءِ الْمَذْكُوْرِیْنَ وَثُلُثُ مَا بَقِیَ بَعْدَ فَرْضِ أَحَدِ الزَّوْجَیْنِ وَذَالِکَ فِی الْمَسْئَلَتَیْنِ"

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب)ترجمۃ العبارۃ المذکورۃ

بہرحال اُم یعنی ماں، اس کی تین حالتیں ہیں، سدس ہے اولاد کے ساتھ یا بیٹے کی اولاد کے ساتھ، چاہئے کہ رشتہ میں نیچے ہوجائے، یا دو یا زیادہ بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ، خواہ دونوں کسی جہت کے ہوں اور پورے مال کی تہائی ہے ان مذکور ورثاء کے نہ ہونے کی صورت میں اور میاں بیوی میں سے ایک کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے مال کا ثلث ہے

Website:MadarseWale.blogspot.com

اور یہ دو مسئلہ میں ہے (کمانی طرازی شرح سراجی: ص ۹۰)

☆جواب: الأم یعنی ماں کی تین حالات ہیں جیسے:

(ا) السدس مع الولد وولد الإبن وان سفل و مع الإثنين من الإخوة والأخوات

پہلی مثال:

مسئله ٦

مثاله: ميت ــــــــــ خالد

ام	ابن
سدس	عصبه
۱	۵

دوسری مثال:

مسئلہ ٦

مثاله: ميت ــــــــــ خالد

ام	۲/۲ اخ	اخت
سدس	عصبه	عصبه
۱	۴	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) ثلث الکل عند عدمھم

مسئلہ ۳

مثالہ: میت	خالد
ام	اب
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

(۳) ثلث ماباقی من احد الزوجین

مسئلہ ۶

مثالہ: میت		خالد
زوج	ام	اب
نصف	ثلث ماباقی	عصبہ
۳	۱	۲

نیچے والی صورتوں میں ماں کو ثلث مابقی ملے گی

(۱)۔ اگر میت میں اپنی ماں کے ساتھ باپ اور میاں بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا ہے تو ماں کو شوہر یا بیوی کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے ترکہ کا تہائی ملے گا اسی کو ثلث باقی یا ثلث مابقی کہا جاتا ہے، کتاب میں اس کو ثلث مابقی بعد فرض احد الزوجین کہا گیا ہے، یہ صرف دو مسئلہ میں ہوگا،

پہلے مسئلہ کی مثال اگلے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ: ٦

میت ______ مریم

زوج	أم	أب
نصف	ثلث باقی	عصبہ
۳	۱	۲

وضاحت: اس مثال میں مسئلہ چھ سے بنا ہے شوہر کو تین دیا بچا تین، اس کی تہائی ایک، ماں کو دیا اور باقی ماندہ دو، باپ کو دیا عصبہ ہونے کی وجہ سے دیا گیا،

دوسری مثال:

مسئلہ ۱۲

میت ______ مریم

زوجہ	أم	أب
ربع	ثلث باقی	عصبہ
۳	۳	٦

وضاحت: بارہ سے مسئلہ بنا کر بارہ کی چوتھائی تین، بیوی کو دیا اور باقی ماندہ نو کی ایک تہائی تین، ماں کو دیا پھر بقیہ چھ، باپ کو عصبہ ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔

نوٹ: امام ابو یوسفؒ کے نزدیک باپ کی جگہ اگر دادا ہو تو بھی ماں کو ثلث باقی ہی ملے گا، عند طرفین اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو ثلث کل ملے گا، کما فی طرازی شرح سراجی ص/۹۰-۹۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

NEW MADARSA

Website:MadarseWale.blogspot.com

☆ الجدة الصحيحة یعنی دادی و نانی کی دو حالت ہیں۔

(۱) السدس واحدة كانت او اكثر اذا كن ثابتات و متاذيات فى الدرجة

مسئلہ ۶

مثالہ: میت ______ خالد

ام الأب	اخت	عم
سدس	نصف	عصبہ
۱	۳	۲

(۲) السقوط بالأم أی يسقطن كلهن بالأم و الأبويات بالاب و بالجد الا ام الأب و القربا من أی جهة كانت تحجب البعدى أی جهت كانت

Website:NewMadarsa.blogspot.com

پہلی صورت کی مثال

مسئلہ ۶

میت ______ خالد

ام	ام الأب	ام الأم	ابن
سدس	محروم	محروم	عصبہ
۱			۵

دوسری صورت کی مثال:

مسئلہ ۶

میت ______ خالد

ام	ام الأب	ام الأم
عصبہ	محروم	سدس
۵		۱

Website:MadarseWale.blogspot.com

تیسری صورت کی مثال:

مسئلہ ٦

میت		خالد
ام أب الأب	ام الأم	أب الأب
محروم	سدس	عصبہ
	ا	۵

چوتھی صورت کی مثال:

مسئلہ ٦

مثالہ: میت		خالد
ام الأب	ام ام الام	ابن
سدس	محروم	عصبہ
ا		۵

سوال نمبر (۱۹) السراجی فی المیراث: ص/ ۲۸

وہ چار صورت کیا ہیں جس میں دادی محروم ہوجاتی ہیں، مختصر

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

انداز سے لکھو

جواب: دادی مندرجہ ذیل چار صورتوں میں محروم ہوجاتی ہے۔

(۱) اگر میت کی ماں موجود ہو تو ماں کی بنا پر پدری اور مادری دونوں قسم کی جدات محروم ہوجائیں گی۔ Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) اگر میت کی ماں نہ ہو بلکہ باپ ہو تو صرف پدری جدات محروم ہونگی

(۳) اگر میت کا باپ بھی نہ ہو بلکہ دادا ہو تو دادا کی وجہ سے وہ دادیاں ساقط ہوجاتیں ہیں جو دادا کے واسطے سے ہیں، مثلاً دادا کی ماں دادی کی وجہ سے ساقط ہوجائے گی، مگر دادی یعنی دادا کی بیوی دادا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگی کیونکہ دادی کا میت سے رشتہ جوڑنے میں دادا کا واسطہ نہیں آتا ہے اسی طرح سے پردادا کی وجہ سے پردادی یعنی پردادا کی بیوی ساقط نہیں ہوگی، البتہ پردادی کی ماں ساقط ہوجائے گی،

(۴) اگر متعدد جدات مختلف درجہ کی ہو جیسے پرنانی تو قربیٰ یعنی قریب والی بعدی یعنی دور والی کو محروم کردے گی، خواہ قربا خود وارث ہو یا نہ ہو۔

عصبات کا بیان

سوال نمبر (۲۰) السراجی فی المیراث: ص ر ۳۲

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے، عصبہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ اور وہ کتنے قسم پر ہیں؟ تفصیل وار بیان کریں

Website:MadarseWale.blogspot.com

نیز ہر ایک قسم کی تعریف بھی بیان کریں۔

جواب: (الف) **عبارت با اعراب**۔ أَمَّا الْعَصَبَةُ بِنَفْسِهٖ فَكُلُّ ذَكَرٍ لَا تَدْخُلُ فِيْ نِسْبَتِهٖ إِلَى الْمَيِّتِ أُنْثٰى وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَصْنَافٍ جُزْءُ الْمَيِّتِ وَأَصْلُهٗ وَجُزْءُ أَبِيْهِ وَجُزْءُ جَدِّهٖ اَلْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ يُرَجَّحُوْنَ بِقُرْبِ الدَّرَجَةِ۔

(ب) ترجمۃ العبارۃ المذکورۃ:

بہر حال عصبہ بنفسہ تو ہو ہر وہ مذکر ہے، جس کے میت سے اس رشتہ جوڑنے میں کوئی مؤنث واسطہ نہ بنے اور عصبہ بنفسہ چار قسم کے ہوتے ہیں، میت کے فروع اور میت کی اصل اور میت کے باپ کی فروع اور میت کے دادا کی فروع قریب تر رشتہ دار پھر اس سے قریب تر یعنی عصبہ قریب تر درجہ سے ترجیح دی جاتی ہیں۔

(ج) عصبہ کے لغوی معنی

عصبہ یہ عاصب کی جمع ہے مذکر مؤنث واحد وجمع سب کے لئے ہے اسم جنس کی طرح استعمال ہوتا ہے، عصبہ مرد کے پدری رشتہ کو کہتے ہیں، اس کا مصدر عصوبۃ ہے، بمعنی گھیرنا احاطہ کرنا یہ عصّب القوم بالرجل سے ماخوذ ہے، یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب چند آدمی کسی کو اپنی حمایت میں لے لیں، اور اس کے گرد جمع ہو جائے۔

اصطلاحی تعریف

"العصبة كل من يأخذ ما ابقته اصحاب الفرائض وعند الإنفراد يحرز من جميع المال" یعنی میت کے وہ رشتہ دار جن کا حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے، بلکہ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لے لینے کے بعد جو مال بچتا ہے وہ ان کو ملتا ہے، اور اصحاب الفرائض کے نہ ہونے کی صورت میں وہ کل مال کے مستحق ہوتے ہیں۔

(ج) وجہ تسمیہ

عصبہ بھی میت کو چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لئے رہتے ہیں اسی طرح کے اوپر باپ کا رشتہ ہوتا ہے اور نیچے لڑکے کا اور ایک طرف بھائی اور دوسری طرف چچا کا اسلئے ان کو عصبہ کہتے ہیں "کمافی الشریفیۃ" (ص ۴۵)

(د) عصبہ کے اقسام

عصبہ کی اوّلا دو قسمیں ہیں (۱) عصبۂ نسبی (۲) عصبۂ سببی

عصبۂ نسبی: وہ عصبہ ہے جس کا میت کے ساتھ نسبی تعلق ہو جیسے بیٹا، پوتا وغیرہ۔

عصبۂ سببی: وہ عصبہ ہے جو میت کا معتق ہو یعنی آزاد کنندہ ہو اور میت اس کا آزاد کردہ غلام ہو۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

عصبہ نسبی کے اقسام

عصبۂ نسبی کی تین قسمیں ہیں: (۱) عصبہ بنفسہ (۲) عصبہ بغیرہ (۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبۂ بنفسہ: "کل ذکر لاتدخل فی نسبتہ إلی المیت انثی" یعنی اس سے مراد ہر وہ مذکر ہے جس کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آتا ہو مثلاً بیٹا پوتا وغیرہ۔

عصبۂ بنفسہ کے اقسام

عصبۂ بنفسہ کی بالترتیب چار قسمیں ہیں: (۱) جزء میت: یعنی میت کی مذکر اولاد نیچے

Website:MadarseWale.blogspot.com

تک جیسے بیٹا پوتا وغیرہ (۲) اصل میت: یعنی میت کی مذکر اصل جیسے باپ دادا وغیرہ (۳) جزء ابیہ: یعنی میت کے باپ کی مذکر اولاد، جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ نیچے تک، (۴) جزء جدہ: یعنی میت کے دادا کی مذکر اولاد جیسے چچا چچازاد بھائی وغیرہ۔

سوال نمبر (۲۱) السراجی فی المیراث: ص/ ۳۲

عصبہ کے بیان کونقشہ کے ذریعہ سمجھا دیجئے:

جواب: عصبہ کا نقشہ یہ ہے۔

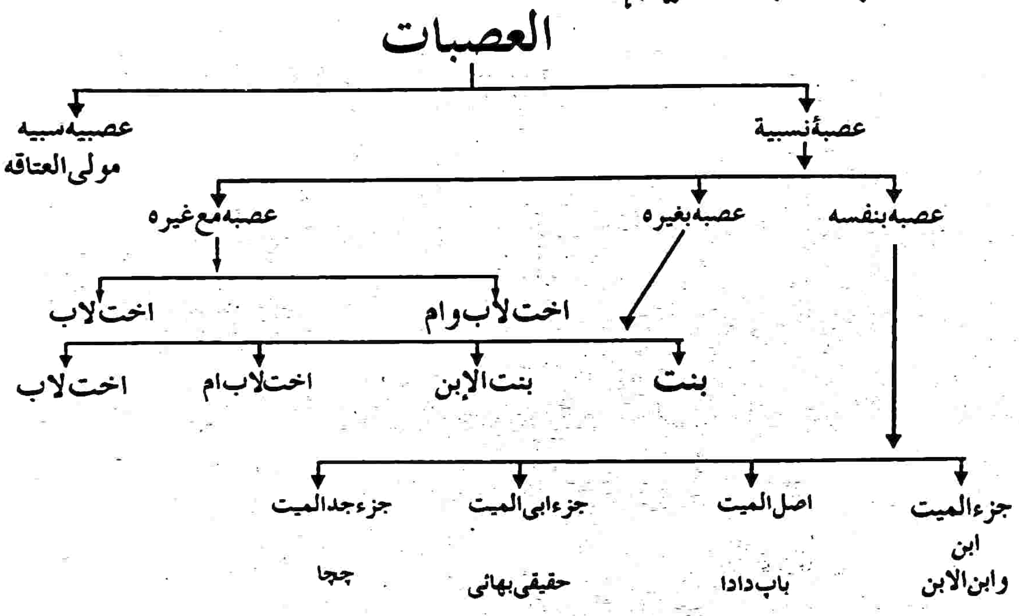

باب الحجب

سوال نمبر (۲۲) السراجی فی المیراث: ص/ ۳۹

عبارت میں اعراب لگا کر ترجمہ کریں، اس کے بعد حجب کے لغوی اور اصطلاحی معنی تحریر کیجئے، اور عبارت میں مذکور پانچ افراد کو کس صورت میں حجب نقصان کا سامنا ہوتا ہے اچھے انداز سے لکھو نیز یہ بھی

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

بتایئے کہ حجب کتنے قسم پر ہے، ہر ایک کو با وضاحت بیان کریں۔

(الف) عبارت بااعراب: اَلْحَجْبُ عَلٰی نَوْعَیْنِ حَجْبُ نُقْصَانٍ وَھُوَ حَجْبٌ عَنْ سَھْمٍ اِلٰی سَھْمٍ وَذَالِکَ لِخَمْسَةِ نَفَرٍ لِلزَّوْجَیْنِ وَالْاُمِّ وَ بِنْتِ الاِبْنِ وَالْاُخْتِ لِاَبٍ وَحَجْبُ حِرْمَانٍ وَالْوَرَثَةُ فِیْهِ فِرقَانِ : فَرِیْقٌ لَا یُحْجَبُوْنَ بِحَالٍ اَلْبَتَّةَ وَھُمْ سِتَّةٌ الخ۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) ترجمة العبارة المذکورة۔

حجب کی دو قسمیں: حجب نقصان، اور وہ زیادہ حصہ سے روک کر کم حصہ تک پہنچانا ہے، اور وہ پانچ افراد کے لئے ہے، میاں بیوی، ماں، پوتی، اور علاتی بہن کے لئے اور حجب حرمان اس میں وارثوں کی دو جماعتیں ہیں، ایک جماعت کسی حال میں ہو محروم نہیں ہوتی ہے، اور وہ چھ افراد ہیں، کمافی الطرازی شرح السراجی،۔

مذکورہ پانچ افراد کو جس صورت میں حجب نقصان کا سامنا ہوتا ہے وہ یہ ہیں

(۱) شوہر کو بیوی کی اولاد کی موجودگی میں نصف کے بجائے ربع ملتا ہے،

(۲) بیوی کو شوہر کی اولاد کی موجودگی میں ربع کے بجائے ثمن ملتا ہے

(۳) ماں کو میت کے اولاد یا متعدد بھائی بہنوں کی موجودگی میں ثلث کے بجائے سدس ملتا ہے،

(۴) پوتی کو میت کے ایک صلبی لڑکی کی موجودگی میں نصف کے بجائے سدس ملتا ہے،

(۵) علاتی بہن کو ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں نصف کے بجائے سدس ملتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ج) حجب کے لغوی معنی

روکنا اسی سے حاجب بمعنی دربان اور حجاب بمعنی پردہ آتا ہے۔

حجب کی اصطلاحی تعریف

کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض سہام سے محروم ہونا۔

(د) حجب کے اقسام

حجب کی دو قسمیں ہیں: حجب حرمان، حجب نقصان،

حجب حرمان کی تعریف:

کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی میں وراثت سے بالکل محروم ہونا اس حجب کے تعلق سے ورثاء کی دو قسمیں ہیں، پہلے وہ جو کبھی محروم نہیں ہوتی ہے یہ چھ افراد ہیں (۱) زوجین (۲) والدین، (۳) ولدین، دوسری جماعت میں کچھ ورثا ایسے ہیں جو کبھی محروم ہوجاتے ہیں اور کبھی محروم نہیں ہوتے، اور وہ مذکورہ چھ قسم کے علاوہ ہیں، مثلا دادا، دادی، حقیق بھائی، حقیقی بہن، علاتی بھائی، علاتی بہن، اخیافی بھائی، اخیافی بہن، پوتا، پوتی حقیقی چچا، علاتی چچا، اور چچاؤں کے لڑکوں کو بھی اسی میں شمار کیا جاتا ہے" کمافی طرازی" (ص ر ۱۲۳)

حجب نقصان

کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصہ پانے کی وجہ کم حصہ پانا اور حجب نقصان کے ورثا یعنی جن کا حصہ دوسرے کی وجہ سے کم ہوجاتا ہے، وہ پانچ قسم پر ہے شوہر، بیوی، ماں، پوتی، علاتی بہن۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۲۳) (طرازی شرح سراجی: ص/۱۲۶)

محروم اور مجوب میں کیا فرق ہے اچھے انداز سے لکھو

محروم وہ ہے جس میں وراثت سے روکنے والی چیز وارث کی ذات میں موجود ہو جو استحقاق ارث کی اہلیت کو ختم کر دے جیسے کفر اور قتل وغیرہ، اور مجوب کی ذات میں استحقاق ارث کی اہلیت موجود ہوتی ہے، مگر دوسرے وارث کی وجہ سے حجب طاری ہوتا ہے، جیسے باپ کی موجودگی میں دادا وغیرہ۔ کمافی طرازی شرح سراجی

فائدہ: محروم اور مجوب کے درمیان یہ فرق ہے اصطلاح کے اعتبار سے ہے ورنہ لغت کے اعتبار سے کبھی مجوب کو محروم کہہ دیا جاتا ہے، مجوب شخص تو دوسرے کے لئے بالاتفاق حاجب ہوتا ہے مثلاً دو بھائی بہن باپ کی وجہ سے خود مجوب ہو جاتے ہیں، لیکن ماں کے لئے حاجب ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے ماں کو ثلث کی بجائے سدس ملتا ہے، جیسے۔

مسئلہ ٦

مثالہ: میت ________________ خالد

ام	اب	۲/اخ
سدس	عصبہ	محجوب
۱	۵	

باب المخارج

سوال نمبر (۲۴) السراجی فی المیراث: ص/۴۱

مخرج کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد بتایئے کہ

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

قرآن میں بیان کئے ہوئے حصے کل کتنے ہیں۔

جواب: مخرج کی جمع مخارج ہے بمعنی نکلنے کی جگہ اور فروض یہ فرض کی جمع ہے، بمعنی حصہ مخارج الفروض کے معنی حصے نکلنے کی جگہیں۔

(الف) اصطلاحی تعریف

فرائض کی اصطلاح میں مخارج ان اعداد کو کہتے ہیں، جن سے تمام ورثاء کے متعینہ حصے نکلتے ہیں، مخرج کو مسئلہ بھی کہتے ہیں، مخارج کل سات اعداد ہوتے ہیں۔ دو (۲)۔ تین (۳)۔ چار (۴)۔ چھ (۶)۔ آٹھ (۸)۔ بارہ (۱۲)۔ چوبیس (۲۴)۔

(ب) قرآن پاک میں بیان کردہ حصے کل چھ ہیں اوران کو دو قسم میں تقسیم کیا جاتا ہے

نوع اول: نصف، ربع، ثمن،

نوع ثانی: ثلثان، ثلث، سدس

سوال نمبر (۲۵) السراجی فی المیراث: ص/۴۱

مسئلہ بنانے کا طریقہ کیا ہے آسان انداز سے بیان کریں

جواب: مسئلہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ

(۱) نوع اول کا نصف اگر نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ ہمیشہ چھ (۶) سے بنے گا

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) نوع اول کا ربع اگر نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ سے ہمیشہ بارہ (۱۲) سے بنے گا

(۳) نوع اول کا ثمن اگر نوع ثانی کے کل یا بعض سے ملے تو مسئلہ ہمیشہ چوبیس (۲۴) سے بنے گا،

(۴) اگر مسئلہ میں ایک ہی حصہ ہو تو مسئلہ اس کے ہمنام عدد سے ہوگا، جیسے ربع کی صورت میں چار سے اور ثمن کی صورت میں آٹھ سے اور سدس کی صورت میں چھ سے اور ثلث وثلثان کی صورت میں تین سے ہوگا، سوائے نصف کے، کیونکہ نصف کی صورت میں جبکہ کوئی اختلاط نہ ہو، صرف نصف ہی حصہ ہو تو مسئلہ ہمیشہ دو سے بنے گا۔

(۵) اگر ایک ہی نوع کے اندر اختلاط ہو تو مسئلہ سب سے چھوٹے عدد کے ہمنام عدد سے بنے گا۔ Website:NewMadarsa.blogspot.com

باب العول

سوال نمبر (۲۶) السراجی فی المیراث: ص ر ۴۴

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے

اور عول کی لغوی واصطلاحی تعریف کرکے بتایئے کہ مخارج کل کتنے ہیں؟ اور ان میں کن کن مخارج کا عول آتا ہے اور کن کا نہیں، با وضاحت تحریر کیجئے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

جواب (الف)

عبارت با اعراب: وَأَمَّا أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ فَإِنَّهَا تَعُوْلُ إِلٰى سَبْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَاحِدًا كَمَا فِي الْمَسْئَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ وَهِيَ إِمْرَأَةٌ وَبِنْتَانِ وَأَبَوَانِ وَلَا يُزَادُ عَلٰى هٰذَا إِلَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَإِنَّ عِنْدَهُ تَعُوْلُ إِلٰى أَحَدٍ وَثَلَاثِيْنَ۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ب) ترجمة العبارة المذكورة۔

ترجمہ: اور بہر حال چوبیس تو اس کا صرف ایک عول ستائیس آتا ہے جیسا کہ مسئلہ منبریہ میں اور وہ بیوی دولڑکیاں اور والدین ہیں اس ستائیں پر اضافہ نہیں ہوتا مگر ابن مسعودؓ کے نزدیک، اس لئے کہ ان کے نزدیک اکتیس تک عول آتا ہے،

جواب: عول کے لغوی معنی

"عول" باب نصر کا مصدر ہے، بمعنی زیادتی اور غلبہ چنانچہ عربی محاورہ میں عال المیزان اس وقت بولتے ہیں جب ترازو کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے مقابلے میں زیادتی کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے۔

اصطلاحی تعریف

اگر ایسا ہو جائے کہ قواعد کے مطابق مخرج متعین کرنے کے باوجود ورثہ کے سہام مخرج سے بڑھ جائیں، تو اس وقت مخرج میں کچھ زیادتی کی جاتی ہے، اس زیادتی کو عول کہتے ہیں،

Website:MadarseWale.blogspot.com

عول کی دوسری تعریف

مخرج سے حصوں کے بڑھ جانے کی صورت میں اجزاء میں اضافہ کرنا جیسے ایک خربوزہ چار میں تقسیم کرنا ہوتو اس کے چار حصہ کریں گے لیکن اگر لینے والے پانچ ہوجائیں تو اس کو چار کے بجائے پانچ حصے کریں گے یہی مطلب مخرج کے اجزاء میں اضافہ کا ہے، اور اسی کا نام عول ہے۔

مخارج کل سات ہیں

مخارج کل سات ہیں، دو(٢)۔ تین (٣)۔ چار(٤)۔(٦)۔ آٹھ(٨)۔ بارہ(١٢) اور چوبیس(٢٤)۔ ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا ہے، اور وہ چار یہ ہیں دو، تین، چار، آٹھ، اور تین مخارج کا عول آتا ہے، چھ کا عول سات، آٹھ، نو، اور دس آتا ہے، بارہ کا عول تیرہ(١٣) اور سترہ(١٧) آتا ہے اور چوبیس کا عول صرف ستائیس آتاہے، جیسے کہ مسئلہ میں زوجہ دوبنت اور والدین ہو اس کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں، اور عبداللہ بن مسعودؓ کے مسلک میں چوبیس کا عول ٣١ بھی آتا ہے۔

سوال نمبر(٢٧) السراجی فی المیراث: ص/٤٦

مسئلہ منبریہ کیا ہے، اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ مثال کے ساتھ سمجھا دیجئے، اور اس میں کیا اختلاف ہے؟ باوضاحت بیان کریں۔

جواب: مسئلہ منبریہ اس مسئلہ کو کہتے ہیں، کہ جس میں ثمن، ثلثان اور دو سدس جمع ہوں۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

وجہ تسمیہ:

اس مسئلہ کو مسئلۂ منبریہ اس بناء پر کہتے ہیں، کہ ایک روز حضرت علیؓ کوفہ کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے، اور اس دوران آپ سے یہ مسئلہ معلوم کیا گیا، آپ نے خطبہ کے دوران ہی جواب دے دیا، آپ سے یہ سوال کیا گیا، کہ اس مسئلہ میں جب زوجہ کو ۲۷ میں سے تین ملے تو اس کو ثمن کہاں ملا؟ یہ تو ثمن سے کم ہے تو آپؓ نے فرمایا: کہ اس مسئلہ میں زوجہ کا حصہ ثمن کے بجائے تسع یعنی نواں حصہ ہو گیا ہے، اس بنا پر اس مسئلہ پر مسئلہ منبریہ کہتے ہیں۔

مسئلہ منبریہ کی مثال:

مثاله: میت ـــــ مسئلہ ۲۴ عول ـ ۲۷ ـــــ خالد

ام	زوجہ	بنتان	اب
سدس	ثمن	ثلثان	سدس
۴	۳	۱۶	۴

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے یہاں ۲۴ میں ۳۱ سے بھی عول آسکتا ہے، جس کی مثال یہ ہے۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

مثالہ عول۔ ۳۱

میت مسئلہ ۲۴

عند عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ خالد

زوجہ	ام	۲/اخت الأب	۲/اخت الأم	ابن کافر
ثمن	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۴	۱۶	۸	

وضاحت: اس مسئلہ میں ۳۱ عول آنے کی وجہ یہ ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ کے یہاں محروم حجب نقصان کے ساتھ حاجب ہوتا ہے، اس لئے اس مسئلہ میں ابن کافر کی وجہ سے بیوی کا حصہ ربع سے ثمن ہو جائے گا، اس لئے مسئلہ چوبیس سے بنا، اور ہمارے یہاں چونکہ محروم بالکل حاجب نہیں ہوتا، پس مذکورہ صورت میں مسئلہ بارہ سے بنے گا، اور سترہ سے عول ہوگا۔

مثالہ: عول۔ ۱۷

میت مسئلہ ۱۲

عند الاحناف خالد

زوجہ	ام	۲/اخت الأب	۲/اخت الأم	ابن کافر
ربع	سدس	ثلثان	ثلث	محروم
۳	۲	۸	۴	

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

فصل

فی معرفۃ التماثل و التداخل والتوافق و التباین بین العددین یعنی دوعددوں کے درمیان نسبت کا بیان۔

سوال نمبر(۲۸) السراجی فی المیراث:ص ۴۷

عدد کے معنی بیان کرنے کے بعد بتایئے کہ دو عددوں کے درمیان کیا نسبت ہے؟ ہرایک کی تعریف بامثال بیان کریں۔

جواب:(الف) عدد کی تعریف:

عدد اس کو کہتے ہیں جس میں تعدد ہو، جیسے، دو، تین، چار، ایک میں چونکہ تعدد نہیں ہوتا ہے ، اس لئے اس کو عدد نہیں کہیں گے، عدد ہمیشہ طرفین کے مجموعہ کا آدھا ہوتا ہے، مثلا چار، اس کے اوپر ۵، اور نیچے تین ہے، اور تین اور پانچ کے مجموعہ کا نصف چار ہے، اسی طرح یہ چار اوپر کے چھ اور نیچے کے دو کا مجموعہ آٹھ کا آدھا ہے، نیز یہ چار اوپر کے سات اور نیچے کے ایک کے مجموعہ آٹھ کا بھی آدھا ہے، اس سے یہ بھی واضح ہو گیا، کہ ایک عدد نہیں اس لئے کہ اس کے نیچے کچھ نہیں۔

مسائل کی تصحیح کے لئے اعداد کے درمیان نسبتوں کا جاننا بہت ضروری ہے، گویا یہ باب التصحیح کا مقدمہ ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

دوعددوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضروری ہوتی ہے

(ب) چار نسبتیں یہ ہیں

(۱) تماثل (۲) تداخل (۳) توافق (۴) تباین۔ یہ سب باب تفاعل کے مصادر ہیں، سب کے ترجمہ اس طرح ہیں،

تماثل: یعنی باہم مشابہ ہونا۔

تداخل: یعنی ایک چیز کا دوسری چیز میں گھسنا، اور داخل ہونا

توافق: یعنی باہم قریب ہونا۔

تباین: یعنی باہم متفاوت ہونا۔

(ج) ہر ایک کی تعریف:

تماثل: دو برابر عددوں کی آپسی نسبت کو تماثل کہتے ہیں، جیسے پانچ اور پانچ۔

تداخل کی پہلی تعریف: دو عددوں میں سے چھوٹا عدد اگر بڑے عدد کو کاٹ دے تو دونوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہوگی، مثلاً تین اور نو۔

تداخل کی دوسری تعریف: یہ بھی کی جاتی ہے کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر تقسیم ہو جائے جیسے نو اور تین۔

تداخل کی تیسری تعریف: یہ ہے کہ چھوٹے عدد اس کی مثال ایک بار یا کئی بار زیادہ کیا جائے تو بڑے عدد کے برابر ہو جائے، مثال مذکورہ میں تین پر اگر دو بار تین کا اضافہ کیا جائے تو نو ہو جائے گا۔

تداخل کی چوتھی تعریف: یہ کی جاتی ہے، کہ چھوٹا عدد بڑے عدد کا جزء

Website:MadarseWale.blogspot.com

ہو یہ بھی مثال مذکورہ میں ظاہر ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تعبیرات مختلف ہیں لیکن مقصد سب کا ایک ہے،

توافق کی تعریف: توافق دو عددوں میں سے چھوٹا عدد بڑے کا نہ کاٹے البتہ کوئی تیسری عدد ایسا ہو جو دونوں کو کاٹ دے تو دونوں عددوں کی آپسی نسبت کو توافق کہیں گے۔

وفق

تیسرا عدد دونوں کو جتنی مرتبہ میں کاٹتا ہے اس کو اس عدد کا وفق کہتے ہیں، جیسے آٹھ اور بیس، ان میں ایک دوسرے کو نہیں کاٹتا ہے، آٹھ کو دو بار میں اور بیس کو پانچ بار میں تو ان دونوں عددوں میں توافق بالربع کی نسبت ہوگی، آٹھ کا وفق دو ہوگا، اور بیس کا پانچ۔

تباین کی تعریف: تباین ایسے دو عددوں کی نسبت کہتے ہیں، جو نہ تو برابر ہو اور نہ چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹے اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد دونوں کو کاٹے جیسے چار اور پانچ یہ نا برابر ہیں اور نہ چھوٹا بڑے کو کاٹتا ہے، اور نہ ہی کوئی تیسری عدد دونوں کو کاٹتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۲۹) (طرازی شرح سراجی: ص/ ۱۴۵)

توافق کی تعبیرات کیا ہیں؟ وضاحت کے ساتھ لکھو۔

جواب: توافق کی تعبیرات یہ ہیں، کہ اگر دو عددوں میں سے دو سے توافق ہو تو ''توافق بالنصف'' اور تین سے ہو تو ''توافق بالثلث'' اور اگر چار سے ہو تو ''توافق بالربع'' اور اگر پانچ سے ہو تو ''توافق بالخمس'' اور چھ سے ہو تو ''توافق بالسدس'' اور سات سے ہو تو ''توافق بالسبع'' اور آٹھ سے ہو تو ''توافق بالثمن'' اور نو سے ہو تو ''توافق بالتسع'' اور دس

Website:MadarseWale.blogspot.com

سے ہوتو "توافق بالعشر" کہیں گے۔ اور دس کے بعد عدد میں "بجزءمن" کے اضافے کے ساتھ توافق کی تعبیر ہوگی، گیارہ سے توافق ہوتو "توافق بجزءمن احدعشر" اور پندرہ سے ہوتو "توافق بجزءمن خمسۃعشر" کہیں گے۔ اسی طرح دیگر اعداد کے توافق کو اس تعبیرات پر قیاس کرلیں۔

باب التصحیح

سوال نمبر(۳۰) السراجی فی المیراث: ص/۴۹

تصحیح وسہام، رؤس، طائفہ، اور مضروب، مبلغ، کسر، مسئلۂ عائلہ، ہرایک کی تعریف باوضاحت بیان کریں۔

جواب: تصحیح کے لغوی معنی ہیں درست کرنا اصطلاحی معنی کسر دور کرنا یعنی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہروارث کے سہام بغیر کسر کے نکل آئیں۔

(۱) **تصحیح کی دوسری تعریف**: جب وارثوں کے سہام ان پر پورے عدد کی شکل میں تقسیم نہ ہوں تو اس وقت سب سے چھوٹا کوئی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کا حصہ کسر کے بغیر پورے عدد کی شکل میں نکل آئے، اس کو تصحیح کہتے ہیں،

(۲) **سہام**: سہم کی جمع ہے، بمعنی حصہ اصطلاح فرائض میں سہم اس حصہ کو کہتے ہیں، جو ہروارث کو اصل مسئلہ یا تصحیح مسئلہ سے ملتا ہے۔

(۳) **رؤس**: یہ رأس کی جمع ہے، بمعنی سر اور اصطلاحی فرائض میں ورثاء کی تعداد کو رؤس کہتے ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۴) **طائفہ**: بمعنی فریق ، جماعت اصطلاح فرائض میں ایک قسم کے ورثا کی جماعت کو طائفہ یا فریق کہتے ہیں، مثلاً کسی نے اپنے ورثاء میں آٹھ لڑکیاں تین بیویاں اور پانچ بھائی چھوڑے تو یہ وارثوں کے تین طائفیں یعنی تین جماعتیں ہیں، اور ہر طائفہ میں رؤس کی تعداد مختلف ہے، لڑکیوں کے رؤس آٹھ، بیویں کے تین، اور بھائیوں کے پانچ، اور طائفہ کو جو حصہ ملتے ہیں ان کو سہام کہتے ہیں۔

(۵) **مضروب**: یعنی ضرب دیا ہوا، اصطلاح فرائض میں مضروب وہ عدد ہے جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جاتا ہے۔

(٦) **مبلغ**: یعنی حاصل ضرب کو مبلغ کہتے ہیں۔

(۷) **کسر**: کے معنی ہیں، ٹوٹنا، اصطلاح فرائض میں عدد کے ٹوٹنے کو کسر کہتے ہیں، مثلاً آدھا، پونا وغیرہ

(۸) **مسئلۂ عائلہ**: جس مسئلہ میں عول واقع ہو اس کو مسئلہ عائلہ کہتے ہیں۔

سوال نمبر (۳۱) (السراجی فی المیراث: ص ۴۹)

تصحیح کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟ اور تصحیح کے قواعد بامثال بیان کریں۔

جواب: تصحیح کے لغوی معنی: صحیح کرنا درست کرنا باب تفعیل کا مصدر ہے اور صحت سے مشتاق ہے۔

اصطلاحی تعریف

جب وارثوں کے سہام ان پر پورے عدد کی شکل میں تقسیم نہ ہوں تو اس وقت تک

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سب سے چھوٹا کوئی ایسا عدد تلاش کرنا جس سے ہر وارث کا حصہ کسر کے بغیر پورے عدد کی شکل میں نکل آئے، اس کو تصحیح کہتے ہیں۔

مسائل کی تصحیح کے قواعد

پہلے ہم اس قواعد کو بیان کریں گے جو سہام اور رؤس کے درمیان واقع ہوتے ہیں۔

پہلا قاعدہ: اگر ہر فریق کے سہام ان کے رؤس پر بلا کسر تقسیم ہو جائے تو ضرب کی کوئی ضرورت نہیں۔

مثالہ:

مسئلہ ٦

میت ـــــــــــــــــــــــــــــــ خالد

اب	ام	٢/بنتان
سدس مع العصبة	سدس	ثلثان
١	١	٤

وضاحت: اس مثال میں چھ سے مسئلہ بنا ہے، باپ اور ماں کو ایک ایک سہام ملے، اور دونوں لڑکیوں کو دو دو سہام ملے، ہر وارث پر سہام بلا کسر تقسیم ہو گئے، اس لئے ضرب کی کوئی ضرورت نہیں پڑی۔

دوسرا قاعدہ: اگر ایک فریق میں کسر واقع ہو اور ان کے سہام اور رؤس کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے اور اگر عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ٦ تـــــ ٣٠

میت		خالد
أب	ام	۱۰/ بنات
سدس	سدس	ثلثان
۱/۵	۱/۵	۴/۲۰

وضاحت: اس مثال میں باپ کو اصل مسئلہ سے ایک اور ماں کو بھی ایک سہام ملے ہیں، اور دس لڑکیوں کو اصل مسئلہ سے چار سہام ملے ہیں، جو ان میں برابر تقسیم نہیں ہوتے ہیں، سہام چار (۴) اور عدد رؤس دس (۱۰) میں توافق بالنصف ہے یعنی ایک تیسرا عدد، (۲) چار کو دو بار میں اور دس کو پانچ بار میں کاٹتا ہے، اس لئے دس کے وفق پانچ کو اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا، تو حاصل ضرب تیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی پھر تصحیح سے ہر فریق کے سہام نکالنے کے لئے ان کے اصل مسئلہ سے ملے ہوئے سہام کو مضروب پانچ (۵) میں ضرب دیا یعنی باپ کو اصل مسئلہ کو ایک ملا تھا، اس کو پانچ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب پانچ ہوئے، یہی باپ کا حصہ ہے، اسی طرح ماں کو بھی پانچ ملے اور دس لڑکیوں کو اصل مسئلہ سے چار سہام ملے تھے، ان کو مضروب میں ضرب دیا تو حاصل ضرب بیس ہوا، جو تمام لڑکیوں کا تصحیح سے ملا ہوا حصہ ہے، پس ہر لڑکیوں کو دو دو سہام ملیں گے (کمافی طرازی شرح سراجی: ص/ ۱۴۹)

دوسری مثال عائلہ کی جو دارالعلوم کی سوال کے انداز پر آ رہی ہے

سوال نمبر (۳۲) السراجی فی المیراث: ص/ ۵۰

ایک عورت کا انتقال ہوا وارثوں میں شوہر، ماں، باپ اور چھ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

بیٹیاں ہیں، مسئلہ کی تصحیح اس طرح کیجئے کہ کسی فریق پر سہام کا کسر واقع نہ ہو، ہر فردوں کو پورے عدد کی شکل میں سہام مل جائیں۔

جواب: عائلہ کی مثال یہ ہے۔

میت	مسئلہ ۱۲ ت ۴۵ / ع ۱۵		۳/ر خالد
زوج	أب	ام	۶/بنات
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳ / ۹	۲ / ۶	۲ / ۶	۸ / ۲۴

وضاحت: یہ مسئلہ عائلہ ہے، شوہر کو تین سہام باپ کو دو سہام ملے ہیں، ان میں سے کسی پر کسر واقع نہیں ہوتی، مگر چھ لڑکیوں آٹھ سہام ملے ہیں، جو ان پر برابر تقسیم نہیں ہوتے اور عدد رؤس چھ اور سہام آٹھ میں توافق بالنصف ہے چھ کا وفق تین اور آٹھ کا وفق چار ہے، پس چھ کا وفق تین کو عول ۱۵ میں ضرب دیا تو حاصل ضرب ۴۵ سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔

پھر تصحیح سے مذکورہ بالا طریقہ پر ہر فریق کے سہام نکالیں گے۔

تیسرا قاعدہ: اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو اور ان کے سہام اور رؤس کے درمیان تباین کی نسبت ہو تو پورے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دینے سے اور اگر عائلہ ہو تو عول میں ضرب دینے سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مثالہ:

مسئلہ ٦ تــــــ ٣٠

میت ــــــــــــــــــــــــــــ خالد

أب	ام	٥/بنات
سدس	سدس	ثلثان
١/٥	١/٥	٤/٢٠

وضاحت: اس مثال میں مسئلہ چھ سے بنا ہے باپ اور ماں دونوں کو ایک ایک سہام ملے ہیں اور پانچ لڑکیوں کو اصل مسئلہ چھ سے چار سہام ملے ہیں، جو پانچ پر برابر تقسیم نہیں ہوتے۔ اور عدد رؤس پانچ اور سہام چار میں تباین کی نسبت ہے، اس لئے عدد رؤس پانچ کو اصل مسئلہ چھ میں ضرب دیا، تو حاصل ضرب ٣٠ سے مسئلہ کی مسئلہ کی تصحیح ہوئی، پھر تصحیح ہر فریق کے سہام مذکورہ بالا کا قاعدے سے نکالیں گے، تو ماں باپ کو پانچ پانچ اور بیٹیوں کو بیس ملیں گے، جن کو پانچ پر تقسیم کیا تو ہر لڑکی کو چار سہام ملیں گے۔

وہ قواعد جو رؤس اور رؤس کے درمیان جاری ہوتے ہیں

قواعد کے اجراء سے پہلے یہ بات جان لینی چاہئے کہ جن طائفوں یعنی ہر فریقوں پر کسر واقع ہوگی تو ان کے عدد رؤس اور سہام کے درمیان نسبت دیکھیں گے اگر تداخل ہو تو ایسی صورت میں دخل رؤس کو اگر توافق ہو تو وفق رؤس کو تباین ہو تو کل عدد رؤس کو ایک طرف محفوظ کرلیں گے پھر ان محفوظ کردہ عدد میں نسبت دیکھ کر چار قواعد جاری کریں گے۔

پہلا قاعدہ: اگر کئی فریقوں میں کسر واقع ہو تو اوّلاً اعداد محفوظ کریں گے مذکورہ

Website:MadarseWale.blogspot.com

تفصیل کے مطابق پھر اعداد محفوظہ میں اگر تماثل کی نسبت ہو تو کسی ایک کو اصل مسئلہ میں یا عول میں ضرب دے دیا جائے گا۔

اصل مسئلہ میں ضرب دینے کی مثال

میت مسئلہ ۶ ت × ۳ = ۱۸ — عددمضروب (۳) خالد

۶/بنات	۳/جدات	۳/اعمام
ثلثان	سدس	عصبہ
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

اعداد محفوظہ ۳، ۳، ۳،

وضاحت: فریق اول کے سہام اور عدد روس میں توافق بالنصف ہونے کی بنا پر وفق روس تین کو محفوظ کر لیا پھر فریق ثانی میں تین عدد روس کو تباین کی بنا پر اسی طرح سے فریق ثالث میں بھی تین عدد روس کو تباین کے بنا پر محفوظ کر لیا، اور اعداد محفوظہ میں تماثل ہے، اس لئے ایک کو اصل مسئلہ میں ضرب دے دیا۔

عول میں ضرب دینے کی مثال:

میت مسئلہ ۶ عـ ۸ × ۳ = ۲۴ — عددمضروب ۳ خالد

زوج	۳/جدات	۶/اخوات
نصف	سدس	ثلثان
۳/۹	۱/۳	۴/۱۲

اعداد محفوظہ، ۳، ۳،

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال نمبر (۳۴) السراجی فی المیراث: ص/ ۵۱

درج ذیل مسئلہ کی کتاب کی قواعد کے مطابق اس طرح تصحیح کیجئے کہ ہر فریق کے ہر فرد کو کسر کے بغیر پورا پورا حصہ مل جائے۔

جواب: کتاب کا قاعدہ یہ ہے، اور اس کا مسئلہ آگے آرہا ہے۔

دوسرا قاعدہ: اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور محفوظ کردہ اعداد میں تداخل ہو تو سب سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا،

مثال:

مثال:

مسئلہ ۱۲ x ۱۲ = ۱۴۴

میت — عدد مضروب ۱۲ — خالد

۱۲/اعمام	۳/جدہ	۴/زوجہ
عصبہ	سدس	ربع
۷ / ۸۴	۲ / ۲۴	۳ / ۳۶

اعداد محفوظہ ۴، ۳، ۱۲۔

وضاحت: مسئلۂ مذکورہ میں مسئلہ بارہ سے بنا، چار زوجہ کو تین سہام ملے، اور تین جدات کو دو، اور بارہ اعمام کو سات سہام ملے، پھر تینوں فریقوں کے سہام مین کسر واقع ہوئی ہے، اس لئے نسبت دیکھنے کے بعد اعداد اور سہام میں نسبت دیکھا، تو وہ تینوں کے سہام اور اعداد رؤس میں تباین ہے، اس لئے اعداد رؤس کو محفوظ کیا پھر اعداد محفوظہ میں تداخل کی نسبت ہے، اس لئے سب سے بڑے اعداد ۱۲ کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا اور

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ کی تصحیح ایک سو چوالیس سے ہوئی۔

تیسرا قاعدہ: اگر وارثوں کی کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو، اور محفوظ کردہ اعداد میں توافق ہو تو وہ ایک ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا، پھر حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی اگر ان دونوں میں بھی توافق ہو، تو ایک کے وفق کو دوسرے کل میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر تباین ہو تو بعینہ ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دے دیا جائے گا، پھر حاصل ضرب کو چھوٹے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی توافق کی صورت میں ایک کو دوسرے کے وفق میں اور تباین کی صورت میں ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دے دیا جائے گا، اور اسی طرح آخر تک کیا جائے اگا، اور آخر میں حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔

مثلاً

مسئلہ ۲۴ X ۱۸۰ = ۴۳۲۰
میت
عددمضروب ۱۸۰
خالد

۶/اعمام	۱۰/جدہ	۱۸/بنات	۴/زوجات
عصبہ	سدس	ثلثان	ثمن
۱	۴	۱۶	۳
۱۸۰	۷۲۰	۲۸۸۰	۵۴۰

اعداد محفوظہ ۴، ۹، ۵، ۶

چوتھا قاعدہ: اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور محفوظ کردہ اعداد میں تباین ہو، تو ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا، پھر حاصل ضرب اور تیسرے عدد میں نسبت دیکھی جائے گی، ان دونوں میں بھی تباین ہو، تو حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں ضرب دیا جائے گا، اور اگر توافق ہو تو تیسرے کے وفق میں ضرب دیا جائے، گا پھر حاصل

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

ضرب اور چوتھے عدد میں، نسبت دیکھی جائے گی، اور وہی عمل کیا جائے گا، جو اس سے پہلے کیا گیا ہے، اسی طرح سے آخر تک پھر اس کے بعد میں حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو، تو عول میں ضرب دیا جائے گا۔ مثلاً

سوال نمبر (۳۴) السراجی فی المیراث: ص/۵۰

درج ذیل مسئلہ کی اسطرح تصحیح کیجئے کہ ہر فریق کی ہر فرد کا حصہ پورا پورا نکل آئے۔

جواب: اس مسئلہ کی تصحیح اس طرح ہوگی مثال:

مسئلہ ۲۴×۲۱۰=۵۰۴۰

میت خالد عددمضروب ۲۱۰

۲/زوجہ	۶/جدہ	۱۰/بنات	۷/اعمام
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰

اعداد محفوظہ ۲، ۳، ۵، ۷

وضاحت: مذکورہ صورت میں مسئلہ چوبیس سے بنا چوبیس میں سے مذکورہ دو بیویوں کو تین سہام ملے چھ جدہ کو سدس یعنی چار سہام ملے دس بنات کو ثلثان یعنی ۱۶/سہام

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

ملے ۷/اعمام کو ایک ملا پھر چاروں فریقوں کے سہام میں کسر واقع ہوئی ہے اس لئے نسبت دیکھنے کے بعد اعداد کو محفوظ کیا، پھر اعداد محفوظہ میں نسبت دیکھنے کے بعد ایک کو دوسرے میں ضرب دیا، تو حاصل ضرب ۲۱۰ نکلا پھر ۲۱۰ کو اصل مسئلہ ۲۴ میں ضرب دیا گیا، اور مسئلہ کی تصحیح ۵۰۴۰ سے ہوئی پھر عدد مضروب ۲۱۰ کو ورثاء کے سہام میں ضرب دے دیا گیا۔

سوال نمبر (۳۵) السراجی فی المیراث: ص/۴۹

(تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے)

جواب: تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو اصل مسئلہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان اسہام کو مضروب یعنی اس عدد میں ضرب دے دیا جائے، جس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا گیا، پس جو حاصل ضرب ہوگا وہی تصحیح میں سے ہر فریق کا حصہ ہوگا۔

ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ

ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق کو اصل مسئلے میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو ہر فریق کے عدد رؤس پر تقسیم کر دیا جائے، پس جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ ہوگا، یہ طریقہ سب سے آسان اور واضح ہے، مگر مصنف نے اس کو بیان نہیں کیا ہے، کیونکہ ”عیاں راچہ بیاں“ اس کے علاوہ مصنف نے تین طریقے بیان کئے ہیں۔

پہلا طریقہ: ہر فریق کو اصل مسئلہ میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو ان کے عدد رؤس پر تقسیم کیا جائے گا پھر خارج قسمت کو مضروب میں ضرب دے دیا جائے گا، حاصل ضرب ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

فصل

وارثوں اور قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا بیان

سوال نمبر (۳۶) السراجی فی المیراث: ص/۵۶)

وارثوں اور قرض خواہوں کے درمیان ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ وضاحت کے ساتھ بیان کریں

جواب: کبھی کبھی ترکہ متعینہ میں ہر وارث یا ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اسی طرح کبھی قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اس فصل میں مصنفؒ اسی کے متعلق طریقوں کا بیان کیا ہے۔

طریقہ کا بیان:

ترکہ متعینہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تصحیح اور ترکہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے، اگر دونوں میں تماثل ہو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر تباین ہو تو ہر وارث کو تصحیح میں سے جو سہام ملے ہیں ان کو کل ترکہ میں ضرب دے دیا جائے، پھر مبلغ یعنی حاصل ضرب کو کل تصحیح پر تقسیم کیا جائے جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر وارث کا حصہ ہوگا، اور اگر تداخل یا توافق کی نسبت ہو تو ہر وارث کو تصحیح سے جو سہام ملا ہے، ان کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیا جائے، پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے تو خارج قسمت اس وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تماثل کی مثال

مسئلہ ۱۲	تماثل	
میت		ترکہ ۱۲ طاھرہ
زوج	۲/بنت	عم
ربع	ثلثان	عصبة
۳	۸	۱

وضاحت: مذکورہ مثال میں ترکہ اور تصحیح کے درمیان تماثل ہے کہ دونوں بارہ ہیں اس لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تباین کی مثال:

مسئلہ ٦		تباین	
میت		ترکہ ۷	واصل
بنت	بنت	أب	أم
ثلثان	ثلثان	سدس	سدس
۲	۲	۱	۱
$۲\frac{۲}{٦}$	$۲\frac{۲}{٦}$	$۱\frac{۱}{٦}$	$۱\frac{۱}{٦}$

وضاحت: ترکہ میں سے لڑکی کا حصہ معلوم کرنے کے لئے تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام دو کو ترکہ سات میں ضرب دیا پھر حاصلِ ضرب (چودہ) کو تصحیح (چھ) پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ہے۔ $۲\frac{۲}{٦}$ ترکہ میں سے ایک لڑکی کا حصہ ہوا، دوسری لڑکی کو بھی اتنا ہی ملا،

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

اُب اور اُم کے حصہ میں یہی عمل جاری کیا گیا، اور ہر ایک کو ترکہ میں سے $6\frac{1}{1}$ ملے گا۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان توافق کی مثال:

مسئلہ ۶ ع $\frac{8}{}$ — توافق بالربع

میت: خالدہ — ترکہ ۱۲ دینار

زوج	جدہ	اُخت	اُخت
نصف	سدس	ثلثان	ثلثان
۳	۱	۲	۲
ترکہ $4\frac{1}{2}$	$1\frac{1}{2}$	$\frac{}{3}$	$\frac{}{3}$

وضاحت: اس مثال میں تصحیح اور ترکہ کے درمیان توافق بالربع کی نسبت ہے، ترکہ کا وفق تین اور تصحیح کا وفق دو ہے۔

شوہر کے سہام تین کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا، حاصل ضرب نو ہوا اس کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا گیا تو خارج قسمت $4\frac{1}{2}$ نکلا، یہی شوہر کا ترکہ میں سے حصہ ہے، اور دادی کے سہام ایک کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا پھر حاصل ضرب تین کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا تو خارج قسم $1\frac{1}{2}$ نکلا۔

بہن کے سہام دو کو ترکہ کے وفق تین میں ضرب دیا پھر حاصلِ ضرب چھ کو تصحیح کے وفق دو پر تقسیم کیا تو خارج قسمت تین نکلا، ایک بہن کا ترکہ میں سے اتنا ہی حصہ ہوگا، دوسری بہن کو بھی اتنا ہی ملے گا۔

ترکہ اور تصحیح کے درمیان تداخل کی جس میں تصحیح کا عدد زیادہ ہو۔

اس کی مثال

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

ع ۸		تداخل	
مسئلہ ٦			ترکہ ۴ دینار طاہرہ
میت			
زوج	جدہ	أخت	أخت
نصف	سدس	ثلثان	
۳	۱	۲	۲
۱ ½	½	۱	۱

وضاحت: اس مثال میں تصحیح آٹھ اور ترکہ چار میں تداخل ہے اور تصحیح کا عدد ترکہ کے عدد سے زیادہ ہے اور آٹھ کا دخل دو ہے، شوہر کو تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام تین کو اس کے دخل دو پر تقسیم کیا حاصل قسمت ڈیڑھ آیا، دادی کو ملا ہوا ایک دخل پر تقسیم کیا گیا تو حاصل آدھا آئے گا، اور بہنوں کو ملے ہوئے دو کو دو پر تقسیم کیا گیا تو حاصل ایک ایک آئے گا۔

تداخل میں ترکہ کا عدد زیادہ ہونے کی مثال:

	مسئلہ ٦ ع ۸	تداخل	
	میت		ترکہ ١٦ دینار نسیمہ
	زوج	أخت	أم
	نصف	نصف	ثلث
	۳	۳	۲
ترکہ	٦	٦	۴

وضاحت: اس مثال میں تصحیح اور ترکہ کے درمیان تداخل کی نسبت ہے اور ترکہ کا عدد زیادہ ہے اور آٹھ دو مرتبہ سولہ کو فنا کرتا ہے، پس ترکہ کا دخل دو ہے، پس ہر وارث کو تصحیح میں سے ملے ہوئے سہام کو دو میں ضرب دیا گیا تو تمام ورثاء کے سہام دوگنا ہو گئے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

فائدہ: ترکہ متعینہ میں سے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا جو طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے، وہی ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ہے، دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ پہلی صورت میں ہر وارث کے سہام کو ضرب دیا جائے گا، اور دوسری صورت میں ہر فریق کے سہام کو ضرب دیا جائے گا۔

سوال نمبر (۳۷) السراجی فی المیراث: ص/۵۶

صرف قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ وضاحت کے ساتھ لکھو۔

جواب: قرض خواہوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب قرض خواہ متعدد ہوں اور مجموع دیون ترکہ سے زیادہ ہو، کیونکہ اس صورت میں قرض خواہوں کو ان کے قرضوں کے حساب سے ترکہ دیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کو وارثوں کی جگہ اور ان کے دیون کو سہام کی جگہ لکھا جاے، اس کے بعد مجموع دیون اور ترکہ میں نسبت دیکھی جائے، اگر تباین ہو تو ہر قرض خواہ کے دین کو کل ترکہ میں ضرب دیکر تصحیح (مجموعِ دیون) پر تقسیم کیا جائے اور اگر دونوں میں توافق یا تداخل ہو تو ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دے دیا جائے اور پھر تصحیح یعنی مجموع دیون پر تقسیم کیا جائے جو خارج قسمت ہوگا وہی ہر قرض خواہ کا حصہ ہوگا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان تباین کی مثال

تباین

میت مسئلہ ۱۵ ترکہ ۱۳ روپیہ امجد

قرض خواہ راشد (۱۰ روپئے)	ماجد (۵) روپئے
۸ $\frac{۱۰}{۱۵}$	۴ $\frac{۵}{۱۵}$

وضاحت: ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ تیرہ سے ضرب دیکر مجموع الدیون (پندرہ) پر تقسیم کیا گیا تو ترکہ سے ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آیا۔

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان توافق کی مثال

توافق بالثلث

میت مسئلہ ۱۵ ترکہ ۹ روپئے

قرض خواہ خالد (۱۰ روپئے)	امجد (۵ روپئے)
۶ روپئے	۳ روپئے

وضاحت: ہر قرض خواہ کے قرضہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیکر مجموع الدیون کے وفق (پندرہ) تقسیم کیا گیا تو ترکہ سے ہر قرض خواہ کا حصہ نکل آیا۔

ترکہ اور مجموع الدیون کے درمیان تداخل کی مثال

تداخل

میت مسئلہ ۱۵ ترکہ (۵ روپئے)

قرض خواہ محمد قاسم (۱۰) روپئے	محمد ہاشم (۵ روپئے)
۳ $\frac{۱}{۳}$	۱ $\frac{۲}{۳}$

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

وضاحت: پندرہ اور پانچ میں تداخل ہے، پانچ تین مرتبہ پندرہ کو فنا کرتا ہے، پس پندرہ کا تداخل ۳/ ہے۔ قاسم کے قرضہ ۱۰ کو تین سے تقسیم کیا گیا تو اس کا حصہ ترکہ میں سے ہوگا اور ہاشم کے قرضہ کو ۳/ سے تقسیم کیا گیا تو اس کا حصہ ترکہ میں سے ہوگا۔

سوال: نمبر (۳۸) السراجی فی المیراث: ص/ ۵۰

اگر ترکہ میں کسر واقع ہو جائے تو کیا کریں تفصیل سے لکھو

جواب: اگر ترکہ میں کسر واقع ہو یعنی نصف $\frac{1}{2}$ یا چوتھائی $\frac{1}{4}$ یا تہائی $\frac{1}{3}$ وغیرہ ہو تو ایسی صورت میں ترکہ اور تصحیح دونوں کو پھیلا دینگے، اور پھلانے کا طریقہ یہ ہے کہ ترکہ میں جو عدد پورے ہوں ان کو کسر کے مخرج میں ضرب دیا جائے، پھر حاصل ضرب میں کسر کو جوڑ دیا جائے، اور حاصل ضرب کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے، اس کے بعد تصحیح کو بھی کسر کے مخرج میں ضرب دے دیا جائے، اور حاصل ضرب کو تصحیح کی جگہ لکھا جائے، اور اس کے بعد دونوں میں نسبت دیکھی جائے اور پہلے والا عمل کیا جائے، یعنی توافق کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیں گے، پھر حاصلِ ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کیا جائے، اور تباین کی صورت میں ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ میں ضرب دیں گے، پھر حاصل ضرب کو کل تصحیح پر تقسیم کردیں گے تو خارج قسمت دونوں صورتوں میں ہر وارث کا ترکہ میں سے حصہ ہوگا۔

مسئلہ ۶ مبسوطہ ص ۱۲ — توافق بالثلث — ترکہ ۷ $\frac{1}{2}$ مبسوطہ ص ۱۵ نسیمہ

میت

زوج	اُم	اَب
نصف	ثلث باقی	عصبہ
۳	۱	۲
ترکہ سے حصہ ۳ $\frac{3}{4}$	۱ $\frac{1}{4}$	۲ $\frac{2}{4}$

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

وضاحت: نصف کی کسر ختم کرنے کے لئے مذکورہ مسئلہ میں سات کو دو میں ضرب دیا اور حاصل ضرب (چودہ) میں مقدار کسر (ایک) کو جوڑ دیا تو کل ترکہ پھیل کر پندرہ ہو گیا، پھر تصحیح (چھ) کو کسر کے مخرج (دو) میں ضرب دیا تو حاصلِ ضرب (بارہ) ہوا یعنی تصحیح (چھ) پھیل کر بارہ ہوگئی، پھر بارہ اور پندرہ میں توافق بالثلث ہے اس لئے پندرہ کا وفق پانچ اور بارہ کا وفق چار نکلا۔ اس کے بعد ہر وارث کے حصہ کو ترکہ کے وفق میں ضرب دیکر مسئلہ کے وفق پر تقسیم کر دیا گیا اور ترکہ سے ہر وارث کا حصہ نکل گیا۔

تباین کی شکل

تباین

میت مسئلہ ۶ مبسوطہ ۲۴	ترکہ ۶ $\frac{1}{2}$	ترکہ مبسوطہ ص ۲۵ حامدہ
زوج	أم	أب
نصف	ثلث باقی	عصبہ
۳	۱	۳
ترکہ سے حصے: ۳ $\frac{3}{24}$	۱ $\frac{1}{24}$	۲ $\frac{2}{24}$

وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں ترکہ کی کسر کو ختم کرنے کے لئے چھ کو کسر کے مخرج (چار) میں ضرب دیا، پھر حاصل ضرب ۲۴ ر میں مقدار کسر کو جوڑ دیا گیا تو ترکہ پھیل کر پچیس ہو گیا، پھر مسئلہ کو بھی چار میں ضرب دیا گیا اس لئے مسئلہ پھیل کر ۲۴ ر ہو گیا اور پھر پچیس و چوبیس میں تباین کی نسبت ہے اس لئے ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ ۲۵ ر میں ضرب دیکر ۲۴ ر سے تقسیم کر دیا گیا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

تخارج کا بیان

سوال نمبر (۳۹) السراجی فی المیر اث: ص/۵۹

تخارج کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد اس کے شرعی حکم بتائیں

جواب: تخارج کے لغوی معنی

تخارج خروج سے بنا ہے، یعنی تقسیم کرنا صلح کرنا

اصطلاحی معنی "تصالح الورثة علی اخراج بعضهم عن المیراث بشیئ" یعنی کسی وارث کا ترکہ میں سے کوئی معین چیز لیکر اپنے حصہ سے دست بردار ہوجانا بالفاظ دیگر کسی وارث کا اپنے حصہ کے عوض ترکہ میں سے کسی معین چیز پر صلح کرنا۔

مثلاً سونے کی طرف سے چاندی پر صلح کرلینا یا چاندی کی طرف سے سونے پر صلح کرنا، یا زمین کی طرف سے مال پر صلح کرلینا، صلح کا مال اس کے حصہ کے مقابلہ میں کم ہو یا زیادہ ہو، لیکن اگر ترکہ میں سونا، چاندی و دیگر سامان ہو اور سونے چاندی میں سے کسی ایک پر صلح کی ہے تو اب شرط یہ ہے کہ وہ چیز اس کے حصے کے مقابلہ میں زیادہ ہو، تاکہ زیادتی دوسرے سامان کے مقابلہ میں ہوجائے۔

تخارج کا شرعی حکم: اگر کوئی وارث ایسا کرنا چاہے تو یہ شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ تمام ورثاء اس پر راضی ہوں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

تخارج کا قاعدہ: یہ ہے کہ جب کوئی وارث صلح کرے تو اوّلاً تمام ورثاء لکھ کر مسئلہ کی تصحیح کرلی جائے پھر صلح کرنے والے کا حصہ گھٹا دیا جائے، گھٹانے کے بعد باقی ماندہ سہام پر ترکہ تقسیم کیا جائے۔

مسئلہ ٦_٣=٣

میت ________ خدیجہ

زوج	أم	أب
نصف	ثلث کل	عصبہ
صح ٣	٢	١

وضاحت: اس مثال میں شوہر مصالح ہے، وہ تمام ورثاء کی رضامندی سے اپنے ذمہ مہر کے باقی رہنے کی وجہ سے اپنے حصۂ وراثت سے دست بردار ہوگیا، لہٰذا شوہر سمیت تمام ورثاء لکھ کر مسئلہ تصحیح کی گئی پھر تصحیح کے عدد چھ میں سے شوہر کے حصے (تین) کو گھٹا دیا گیا، بعد ازاں باقی ماندہ تین میں سے دو ماں کو اور چچا کو دے دیا گیا۔

دوسری مثال:

مسئلہ: $\frac{٣٢}{}$

میت ________ تقی

زوجہ	إبن	إبن	إبن	إبن
ثمن	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصہ
٤	صح ٧	٧	٧	٧

وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں بتیس سے مسئلے کی تصحیح ہوئی پھر ابن مصالح کا حصہ ختم

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

کر کے اس کو تصحیح میں سے گھٹا دیا گیا، باقی ماندہ پچیس کو ورثہ پر تقسیم کیا گیا، پچیس میں سے چار بیوی کو اور باقی ہر ہر لڑکے کو سات سات ملے۔

ردکا بیان

سوال نمبر (۴۰) (السراجی فی المیراث: ص ر ۶۰)

رد کا لغوی واصطلاحی معنی کیا ہے؟ اور رد کا قواعد با مثال وضاحت کے ساتھ بیان کریں اور رد کے سلسلے میں ائمہ کرام کے مذہب بھی بیان کریں

جواب: رد کے لغوی معنی، ردَّ یردردًّا باب نصر لوٹانا، واپس کرنا

اصطلاحی معنی: اگر اصحاب الفرائض کو حصہ دینے کے بعد کچھ مال بچ جائے اور اس کا کوئی مستحق عصبات میں سے نہ ہو تو اس بچے ہوئے مال کو ذوی الفروض نسبی پر ان کے حصوں کے بقدر لوٹانا، اس کو اصطلاح میں رد کہتے ہیں۔

فائدہ: رد عول کی ضد ہے، عول سے تو مخرج بڑھ جاتا ہے اور رد سے مخرج گھٹ جاتا ہے، جن لوگوں پر رد ہوتا ہے ان کو ''من یرد علیہ'' کہتے ہیں، اور وہ ذوی الفروض نسبی ہیں، اور ذوی الفروض غیر نسبی یعنی زوجین ان پر رد نہیں ہوتا ہے ان کو ''من لا یرد علیہ'' کہتے ہیں۔

رد کے سلسلے میں ائمہ کرام کے مذاہب

جمہور صحابہ کرام! اور ائمہ احناف کا مسلک یہ ہے کہ زوجین کے علاوہ تمام اصحاب

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

اُصحاب الفرائض پر رد ہوگا، لیکن صحابیٔ رسول حضرت زید بن ثابتؓ اس کے قائل نہیں ہیں، ان کے یہاں تو ذوی الفروض کو دینے کے بعد باقی ماندہ مال بیت المال میں رکھ دیا جائے گا، حضرت امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔

لیکن متاخرین شوافع نے بیت المال کے غیر منظم ہونے کی شکل میں حنفیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا ہے، امام مالکؒ کی بھی ایک روایت احناف کے مسلک کے مطابق ہے۔ (ردالمختار)

رد کے مسائل کے اقسام

جاننا چاہئے کہ رد کے مسائل کی چار صورتیں بالفاظ دیگر رد کے چار قاعدے ہیں۔

رد کا پہلا قاعدہ: یہ ہے کہ "من یرد علیه" کی صرف ایک جنس ہو، اور "من لا یرد علیه" میں سے کوئی نہ ہو تو مسئلہ "من یرد علیه" کے عدد رؤس سے بنے گا۔

مثال (۱)

مسئلہ ۲

میت	طاہر
بنت	بنت
۱	۱

مثال (۲)

مسئلہ ۲

میت	صابر
أخت	أخت
۱	۱

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مثال (۳)

مسئلہ ۲

میت	خالد
جدہ	جدہ
۱	۱

دوسرا قاعدہ: یہ ہے کہ "من یرد علیہ" کی ایک سے زیادہ جنس ہو اور "من لا یرد علیہ" میں سے کوئی نہ ہو تو مسئلہ "من یرد علیہ" کے سہام سے بنے گا، مثلاً اگر مسئلہ میں دوسدس ہوں تو مسئلہ دو سے بنے گا، اور اگر مسئلہ میں ثلث وسدس ہوں تو مسئلہ تین سے بنے گا وار اگر مسئلہ میں نصف اور سدس ہو تو مسئلہ چار سے بنے گا، اور اگر ثلثان وسدس یا نصف اور دوسدس، یا نصف اور ثلث ہو تو مسئلہ پانچ سے بنے گا۔

(۱) دوسدس کی مثال:

مسئلہ ۲

میت	حامد
جدہ	أخت لأم
سدس	سدس
۱	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) ثلث و سدس کی مثال

مسئلہ ۳

میت ________ ناصر

۲/أخت لأم	أم
ثلث	سدس
۲	۱

(۳) نصف وسدس کی مثال:

مسئلہ ۴

میت ________ عامر

بنت	بنت الإبن
نصف	بنت الإبن
۳	۱

(۴) نصف اور دو سدس کی مثال:

مسئلہ ۵

میت ________ خالد

بنت	بنت الإبن	أم
نصف	سدس	سدس
۳	۱	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com
Website:MadarseWale.blogspot.com

(۵) نصف اور ثلث کی مثال:

مسئلہ ۵

میت ــــــــــــــ طاهر

أخت أم

نصف ثلث

۳ ۲

تیسرا قاعدہ: "من یرد علیه" کی صرف ایک جنس ہو اس کے ساتھ "من لا یرد علیه" میں سے بھی کوئی ہو تو ایسی صورت میں "من لا یرد علیہ" کو اس کے فرض کے مخرج سے مسئلہ بنا کر اس کا مقررہ حصہ دے دیا جائے گا، پھر دیکھا جائے گا کہ باقی ماندہ سہام "من یرد علیه" کے عدد رؤس پر صحیح تقسیم ہو جاتے ہیں یا نہیں، اگر ہو جاتے ہیں تب تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر صحیح صحیح تقسیم نہ ہو تو مابقی اور من یرد علیہ کے درمیان نسبت دیکھی جائے گی، تو وفق کی صورت میں "من یرد علیہ" کے عدد رؤس کے وفق کو، اور تباین کی صورت میں کل عدد رؤس کو "من لا یرد علیہ" کے فرض کے مخرج میں ضرب دے دیا جائے گا، پھر سب کے سہام میں ضرب دے دیا جائے گا۔

"مابقی کے من یرد علیه" کے عدد رؤس پر صحیح صحیح تقسیم ہونے کی مثال

مسئلہ ۴ باقی ۳

میت ــــــــــــــ ریحانه

زوج ۳/بنات

ربع ثلثان

۱ ۳

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

وضاحت: اس مثال میں زوج کے فرض کے مخرج (چار) سے مسئلہ بنا کر شوہر کو ایک دے دیا گیا مابقی تین ہیں، اتفاق سے لڑکیاں بھی تین ہیں تو مابقی تینوں لڑکیوں کو دے دیا گیا۔

مابقی کے صحیح تقسیم نہ ہونے کی صورت میں مابقی اور من یرد علیہ کے درمیان توافق کی مثال۔

مسئلہ ۴ ـ ۸
میت ـــــــ باقی ۳ عفیفه

زوج	۶/بنات	
ربع	ثلثان	کل ۳/۶
۱/۲	۶	

وضاحت: مسئلہ زوج کے فرض کے مخرج چار سے بنا پھر شوہر کو ایک دے دیا گیا باقی تین چھ بنات کو اور مابقی من یرد علیہ کے عدد روٴس پر پورے پورے تقسیم نہیں ہوتے ہیں اور مابقی من یرد علیہ کے درمیان توافق کی نسبت ہے اس لئے عدد روٴس کے وفق دو کو اصلِ مسئلہ میں ضرب دیا گیا، حاصل ضرب آٹھ ہو گیا پھر دو کو سہام میں ضرب دیا گیا۔

مابقی اور من یرد علیہ کے درمیان تباین کی مثال

مسئلہ ۴ ـ ۲۰
میت ـــــــ باقی ۳ حمیده

زوج	۹/بنات	
ربع	ثلثان	کل ۳/۱۵
۱/۵	۱۵	

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

وضاحت: باقی تین اور لڑکیوں کے عدد رؤس میں تباین ہے، اس لئے کل عدد رؤس (پانچ) کو اصل مسئلہ چار میں ضرب دیا، بیس سے تصحیح ہوئی پھر پانچ کو شوہر کے حصہ (ایک) میں ضرب دیا گیا، پھر اسی طرح سے بنات کے حصہ (تین) میں ضرب دیا گیا، جس کی بنا پر ان کو پندرہ ملیں گے۔

چوتھا قاعدہ: یہ ہے کہ من یرد علیہ کی ایک سے زیادہ جنس ہو، اور اس کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو ایسی صورت میں من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج سے مسئلہ بنا کر حصہ دے دیا جائے گا، اور من یرد علیہ کا مسئلہ ان کے سہام سے بنایا جائے گا، پھر دیکھا جائے گا باقی ماندہ سہام من یرد علیہ کے مسئلہ پر ٹھیک تقسیم ہو جاتے ہیں یا نہیں، اگر ہو جاتے ہیں، تو مابقی من یرد علیہ کو دے دیا جائے گا، اور من لا یرد علیہ کا مخرج ہی من یرد علیہ کا مخرج ہوگا، اور اس کی صرف ایک مثال ہے اور وہ یہ ہے کہ بیوی کو ربع دے دیا جائے اور من یرد علیہ کا مسئلہ تین سے بنے، جیسے بیوی، چار دادیاں، اور چھ اخیافی بہنیں، اور اگر من لا یرد علیہ کے دینے کے بعد مابقیہ من یرد علیہ پر پورے پورے تقسیم نہ ہوں تو پھر من یرد علیہ کے مسئلہ کو من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب دے دیا جائے گا اور اس کے بعد من لا یرد علیہ کے سہام کو مضروب میں اور من یرد علیہ کے سہام کو باقی ماندہ سہام میں ضرب دیا جائے گا، اس کے بعد اگر تصحیح کی ضرورت ہو تو تصحیح بھی کی جائے گی۔

مابقیہ کے پورے طور پر تقسیم ہونے کی مثال

اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ۴ ـ ۴۸ باقی ۳ مسئلہ ۶ رد ۳

میت مضروب ص ۱۲ ناصر

زوجہ	۴/جدہ	۶/أخت لام
ربع	سدس	ثلث
۱/۱۲	۱/۱۲	۲/۲۴

اعداد محفوظہ ۴، ۳

مابقی کے من یرد علیہ کے مسئلہ پورے طور پر تقسیم نہ ہونے کی مثال ـــــ

۴۰/۱۴۴۰

مسئلہ ۸ مابقی ۷ مسئلہ ۶ رد ۵ مضروب ۳۶ ناصر

میت

۴/زوجات	۹/بنات	۶/جدات
ثمن	ثلثان	سدس
۱/۵/۱۸۰	۴/۲۸/۱۰۰۸	۱/۷/۲۵۲

اعداد محفوظہ ۴، ۳، ۶

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مقاسمۃ الجد کا بیان

سوال نمبر (۴۱) (السراجی فی المیراث: ص/ ۶۵)

مقاسمۃ الجد کی تحقیق کرتے ہوئے بتایئے کہ اس کی کتنی صورتیں ہیں، ساتھ ساتھ مثال بھی بیان کریں۔

مقاسمۃ: باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، قسمت سے مشتق ہے، لغوی معنی ہیں آپس میں تقسیم کرنا۔

اصطلاحی تعریف: علم فرائض کی اصطلاح میں دادا اور بھائی بہنوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا نام مقاسمۃ الجد ہے۔

فائدہ: جاننا چاہئے کہ باپ کی وجہ سے ہر قسم کے بھائی بہن محروم ہوجاتے ہیں، بالاتفاق اسی طرح اگر اپ کی جگہ دادا ہو تو دادا کی وجہ سے بھی اخیافی بھائی بہن بالاتفاق محروم ہوجاتے ہیں، لیکن دادا کے موجود ہونے کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہنوں کے محروم ہونے میں اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک دادا کی وجہ سے جس طرح اخیافی بھائی بہن محروم ہوتے ہیں اسی طرح عینی اور علاتی بھائی بہن بھی محروم ہوجاتے ہیں، صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ اور دیگر بہت سارے صحابہ کرام کا یہی قول ہے اور فتویٰ بھی اسی

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

قول پر دیا گیا ہے، اس کے برخلاف حضرات صاحبین امام شافعیؒ امام احمدؒ امام مالکؒ کے نزدیک دادا کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہن محروم نہیں ہوتے بلکہ یہ بھی وارث بنتے ہیں، حضرت زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ ابن مسعودؓ کا یہی مسلک ہے۔

اس باب میں مصنف علیہ الرحمہ نے اس قول کی تشریح بیان کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے وارث ہونے کی دو صورتیں

پہلی صورت: جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو۔

دوسری صورت: جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث اصحاب الفرائض میں سے بھی ہو۔

پہلی صورت کا حکم: جب کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور وارث اصحاب الفرائض میں سے نہ ہو تو ایسی صورت میں مقاسمۃ اور ثلث کل میں سے جو بہتر ہو وہ دادا کو دیا جائے گا، یعنی اگر ثلث کل زیادہ ہے تو جد کو ثلث کل دیں گے، اور اگر مقاسمہ بہتر ہوگا تو بطور مقاسمے کے دیا جائے گا، اور مقاسمہ کا مطلب یہ ہے کہ جد کو ایک بھائی فرض کر کے ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔

مقاسمہ کے بہتر ہونے کی مثال:

اگلے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیں

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۱) مسئلہ ۲

میت	خالد
جد	أخ
۱	۱

(۲) مسئلہ ۳

میت	ساجد
جد	أخ
۱	۲

وضاحت: اس مثال میں جد کے لئے مقاسمہ کی صورت بہتر ہے کیونکہ مقاسمہ کی صورت میں جد کو ایک بھائی فرض کر کے کل عددرؤس دو سے مسئلہ بنا کر ایک جد کو دے دیا جائے گا، اور ارثلث کل دیا جائے تو تین سے مسئلہ بنا کر ایک جد اور دو أخ کو دئے جائیں گے، اور ظاہر ہے کہ تین میں سے ایک $\frac{۱}{۳}$ کم ہے $\frac{۲}{۳}$ کے مقابلے میں۔

(۱) مسئلہ ۳x۳ = ۹

میت	نعمان
جد	۳/أخ
ثلث کل	عصبہ
$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۲}{۶}$

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) مسئلہ ۴

میت	امجد
جد	۲/۳ أخ
عصبہ	عصبہ
۱	۳

وضاحت: اس مثال میں جد کے لئے ثلث کل بہتر ہے کیونکہ اس صورت میں تین سے مسئلہ بنا کر ''ایک'' جد کو دیا گیا اور باقی ''دو'' بھائیوں کو، اور اگر مقاسمہ کے طور پر جد کو دیا جائے تو چار سے مسئلہ بنا کر ایک جد کو دیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ چار میں سے ایک کم ہے تین میں سے ایک کے مقابلہ میں۔

فائدہ: عینی بھائی بہن کے ہوتے ہوئے علاتی بھائی بہن اگر چہ محروم ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود دادا کا حصہ کم کرنے کے لئے عینی بھائی بہن کے ساتھ علاتی بھائی بہن کو بھی تقسیم ترکہ میں شامل کرلیا جاتا ہے، پھر جب جد اپنا حصہ لے لیتا ہے تو علاتی بھائی بہن درمیانی سے خالی ہاتھ نکل جاتے ہیں اور سارا مال عیی بھائی بہن لے لیتے ہیں۔

البتہ اگر عینی بہن درمیان سے خالی ہاتھ نکل جاتے ہیں اور سارا مال عینی بھائی بہن اور جد کو حصہ دینے کے بعد اگر کچھ بچے گا تو علاتی بھائی بہنوں کو دے دیا جائے گا، اور اگر نہ بچے تو نہیں دیا جائے گا۔

اول یعنی ماںقی حصہ دینے کی مثال:

اگلے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیں

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ۵ ۲۰
میت

أخت لأب ۲-	أخت لأب و أم	جد
$\frac{1}{۲}$	$\frac{1}{۲}$ ۲	$\frac{۲}{۴}$
$\frac{1}{۲}$	$\frac{۵}{۱۰}$	۸

مسئلہ ۴
میت

أخت لاب	أخت لأب و أم	جد
محروم	۲	۲

وضاحت: پہلی صورت میں جد کے لے مقاسمہ بہتر ہے اس لئے جد کو ایک بھائی فرض کیا گیا اور ایک بھائی دو بہنوں کے قائم مقام ہوتا ہے، پس کل عدد روس پانچ ہو گئے، لہذا پانچ سے مسئلہ بنا کر دو جد کو دے دیا یا اور عینی بہن کو اور باقی ایک علاتی بہن کو ملے گا، اور علاتی بہنیں چونکہ دو ہیں، ایک، ان پر صحیح تقسیم نہیں ہوسکتا اس لئے ان کے عدد روس دو کو دس سے ضرب دیا جائے گا۔ پس تصحیح بیس سے ہوگی، جن میں سے آٹھ جد کو، دس عینی بہن کو اور دو اخیافی بہنوں کو مل جائے گا، اور دوسری مثال میں بھی مقاسمہ جد کے لئے بہتر ہے اس لئے چار سے مسئلہ بنا کر دو جد کو دیدیا اور عینی بہن کو بھی دو دیا دیدیا کیونکہ وہ اپنے فرض کے بقدر نصف کا ہی مستحق تھی اور باقی کچھ نہیں بچا، اس لئے علاتی بہن محروم ہوگئی۔

دوسری صورت کا حکم: کہ جد کے ساتھ عینی اور علاتی بھائی بہن کے علاوہ کوئی اور بھی وارث ہو تو اس صورت میں مقاسمہ ثلث مابقیہ اور سدس کل ان تینوں میں سے دادا کے لئے جو حصہ ہوگا وہ دیدیا جائے گا، یعنی اگر مقاسمہ کی صورت میں دادا کو زیادہ ملتا ہے تو بطور مقاسمہ کے دیا جائے گا، اور اگر دوسرے وارث کو اس کا حصہ دینے کے بعد بقیہ مال کا ثلث زیادہ ہے تو وہ دیا جائے گا اور اگر کل مال کا سدس زیادہ ہو تو سدس کل دیا جائے گا،

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مقاسمہ کے بہتر ہونے کی مثال۔

مسئلہ ۴

میت

زوج	جد	أخ عيني
نصف	ثلث مابقي	عصبه
۳	۱	۲

اس صورت میں بھی جد کو چھ میں سے ایک ملا، جبکہ مقاسمہ کی صورت میں چار میں سے ایک ملا تھالہذا معلوم ہوا کہ مقاسمہ ہی جد کے لئے بہتر ہے

ثلث مابقی کے بہتر ہونے کی مثال

مسئلہ ۶ x ۳ = ۱۸

میت

جده	جد	۲/أخ	أخت
سدس	ثلث مابقی	عصبه بنفسه	عصبه بغيره
۱	۵	۸	۲

وضاحت: اس مثال میں جد کے ساتھ عینی بھائی بہن کے علاوہ جدہ بھی ہے اسلئے چھ سے مسئلہ بنا کر ایک جدہ کو دے دیا گیا اور مابقی پانچ کا ثلث صحیح نہیں نکل سکتا، اس لئے ثلث کے مخرج تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا تو اٹھارہ ہو گیا، پھر تین کو سہام میں ضرب دیا تو تین ہو گیا، اور مابقی پانچ میں تین کو ضرب دیا تو پندرہ ہو گیا، پھر پندرہ کا ثلث پانچ دادا کو دے دیا اور آٹھ دو، بھائیوں کو، اور دو، بہن کو دے دیا۔

اس مثال میں جد کے لئے ثلث مابقی اس لئے بہتر ہے کہ اگر مقاسمہ کیا جائے تو مسئلہ

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

کی تخریج اس طرح ہوگی۔

مسئلہ: ٦ ۔۔۔ ۴۲

میت

جدہ	جد	۲/أخ	أخت
سدس	عصبہ	عصبہ بنفسہ	عصبہ بغیرہ
۱/۷	۱۰	۵/۲۰	کل ۵/۳۵

اور اگر کل مال کا سدس دیا جائے تو مسئلہ کی تخریج اس طرح ہوگی

مسئلہ ٦ X ۵ = ۳۰

میت

جدہ	جد	۲/أخ	أخت
سدس	سدس	عصبہ بنفسہ	عصبہ بغیرہ
۵/۱	۵/۱	۴/۱٦	کل ۴/۲۰

مذکورہ مثال میں جد کو ثلث مابقی دینے کی صورت میں اٹھارہ میں سے پانچ ملیں گے، جبکہ مقاسمہ کی صورت میں بیالیس میں سے سات ملے ہیں، اور سدس کل کی صورت میں تیس میں سے پانچ ملے ہیں۔

اور ظاہری بات ہے کہ ۱۸ میں سے پانچ بہتر ہے اسی لئے ثلث مابقی بہتر ہے، سدس کل کے بہتر ہونے کی مثال

اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ۶ × ۲ = ۱۲
میت

جدہ	جد	بنت	۲/أخ
سدس	سدس	نصف	عصبہ
۱/۲	۱/۲	۳/۶	۱/۲

اس مثال میں جد کے لئے سدس کل بہتر ہے اس لئے کہ اگر ثلث مابقی دیا جائے تو مسئلہ کی تخریج اس طرح ہوگی۔

مسئلہ ۶ × ۳ = ۱۸
میت

جد	جدہ	بنت	۲/أخ
ثلث مابقی	سدس	نصف	عصبہ
۲/۶	۱/۳	۳/۹	۱

اور مقاسمہ کی صورت میں تخریج اس طرح ہوگی

مسئلہ ۶ × ۳ = ۱۸
میت

جدہ	بنت	جد	۲/أخ
سدس	نصف	عصبہ	عصبہ
۱/۳	۳/۹	۲	۲/۶

وضاحت: مقاسمہ اور ثلث مابقی دینے کی صورت میں اٹھارہ سے مسئلے کی تصحیح ہوئی

Website:MadarseWale.blogspot.com

، دو حصے دادا کو ملے، جبکہ سدس کل کی صورت میں بارہ سے تصحیح ہوئی اور دو حصے دادا کو ملے اور یہی دادا کے لئے بہتر ہے اس لئے تقسیم کی یہی صورت اختیار کی جائے گی۔

فائدہ (۱): جس صورت میں جد کے لئے ثلث مابقی بہتر ہو اور وہ بغیر کسر کے نہ نکل سکے تو ثلث کے مخرج تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دے دیا جائے گا، پھر سب کے سہام میں مثالیں اوپر گذر چکی ہیں۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال نمبر (۴۲) (السراجی فی المیراث: ص ر ۷۰)

قولہ: إعلم أن زید بن ثابت الخ

مقاسمۃ کا مطلب بیان کرتے ہوئے مسئلہ اکدریہ کی تصحیح کیجئے مسئلہ اکدریہ کی وجہ تسمیہ بھی تحریر کیجئے ساتھ ساتھ وضاحت بھی لازم ہے۔

جواب: حضرت زید بن ثابتؓ کے مسلک کے مطابق حقیقی وعلاتی بہنیں، دادا کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی ہیں، لیکن ایک صورت میں حقیقی وعلاتی بہنیں دادا کی موجودگی میں ساقط نہ ہونے کے باوجود ترکہ سے محروم ہوتی ہیں، مثلاً کسی مسئلہ میں دادا، شوہر، لڑکی، ماں، ایک اخت، حقیقی وعلاتی ہو تو اس صورت میں سدس کل دادا کے لئے بہتر ہوگا اور تیرہ سے مسئلہ عائلہ ہو جائے گا، لیکن بہنیں ترکہ نہیں پائیں گی۔

مسئلہ ۱۲ عـ ۱۳
میت

زوج	بنت	أم	جد	أخت (حقیقي یا علاتي)
ربع	نصف	سدس	سدس	عصبہ مع الغیر
۳	٦	۲	۲	ساقط

Website:MadarseWale.blogspot.com

اس مثال میں جد کے لئے سدس کل بہتر ہے اس لئے کہ اگر ثلث ماںقی دیا جائے تو مسئلہ کی تخریج اس طرح ہوگی۔

ثلث ماںقی کی مثال:

مسئلہ ۱۲x۳=۳٦

میت

زوج	بنت	أم	جد	أخت (حقیقی یا علاتی)
ربع	نصف	سدس	ثلث الباقی	عصبہ مع الغیر
$\frac{۳}{۹}$	$\frac{٦}{۱۸}$	$\frac{۲}{٦}$	۱	۲

مقاسمہ کی مثال:

مسئلہ ۱۲x۳=۳٦

میت

زوج	بنت	أم	جد	أخت (حقیقی یا علاتی)
ربع	نصف	سدس	عصبہ	عصبہ
$\frac{۹}{۳}$	$\frac{٦}{۱۸}$	$\frac{۲}{٦}$	۲	۱

وضاحت: مقاسمہ کی صورت میں مسئلہ کی تصحیح چھتیس سے ہوئی اور جد کو دو ملے، اسی طرح سے ثلث الباقی کی صورت میں بھی مسئلہ کی تصحیح چھتیس سے ہوئی اور جد کو ایک ملا، جبکہ سدس کل کی صورت میں مسلہ کی تصحیح بارہ سے ہوئی اور عول تیرہ آیا۔

واعلم ان زید ابن ثابت

یہاں سے مصنف علیہ الرحمہ نے مسئلہ اکدریہ بیان کیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے

Website:MadarseWale.blogspot.com

کہ حضرت زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے عینی اور علاتی بہنیں اصحاب الفرائض میں سے نہیں رہتی بلکہ عصبہ بن جاتی ہیں، اور ان کو یا تو بطور مقاسمے کے دادا کے حصہ کا آدھا دیتے ہیں، یا ذوی الفروض اور دادا سے بچا ہوا دیتے ہیں۔

لیکن ایک مسئلہ میں وہ بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار دیکر حصہ دیا کرتے ہیں، اس لئے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو بہنیں محروم ہو جائیں گی، حالانکہ زید ابن ثابتؓ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہنیں محروم نہیں ہوں گی، لہذا بہنوں کو ذوی الفروض میں سے قرار دیکر اس کو حصہ دیا گیا۔

مسئلہ اکدریہ

مسئلہ ۶ عو ۹ × ۳ = ۲۷

میت

زوج	أم	جد	أخت (حقیقی یا علاتی)
نصف	ثلث	سدس	نصف
۳/۹	۲/۶	۱/۸	۳/۴

وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں زوج کے لئے نصف ہے اور ماں کے لئے ثلث اور جد کے لئے سدس اور اخت کے لئے نصف ہے، پھر جد کا حصہ اخت کے حصے سے ملا کر دونوں کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین، کے مطابق تقسیم کیا گیا، اس لئے کہ اس مثال میں جد کے لئے مقاسمہ بہتر ہے، پس مسئلہ چھ سے بنے گا، نو سے عول ہوا اور ستائیس سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی، اور چونکہ جد ایک بھائی کے درجہ میں ہے اور ایک بھائی دو بہنوں کے درجے میں ہوتا ہے، پس جد اور اخت کے عدد رؤس تین ہیں، اور ان دونوں کے مجموعۂ سہام چار ہیں،

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

تین اور چار میں تباین ہونے کی وجہ سے تین کو عول میں ضرب دیں گے تو حاصل ضرب ستائیس ہوگا، پھر مضروب تین کو سب کے سہام میں ضرب دیا جائے گا تو زوج کا حصہ نو، اُم کا چھ، اور جد و اُخت کا سہام بارہ ہو جائے گا، پھر ان میں سے آٹھ جد کو اور چار اُخت کو للذکر مثل حظ الانثیین، کے مطابق۔

تنبیہ: اگر مذکورہ مسئلے میں ورثہ میں کمی بیشی یا تغیر وتبدل ہو جائے مثلا ایک بہن کے بجائے ایک اُخ ہو یا دو بہنیں ہوں تو مسئلے میں نہ تو عول ہوگا اور نہ مسئلہ اکدریہ ہوگا، کیونکہ اُخ ہونے کی صورت میں جد کے لئے سدس بہتر ہوگا، پس چھ سے مسئلہ بنے گا، جس میں سے نصف یعنی تین زوج کو، ثلث، یعنی دو ماں، کو سدس، یعنی ایک جد کو ملے گا اور اُخ محروم ہو جائے گا، مسئلہ کی تخریج مندرجہ ذیل ہے۔

مسئلہ ٦

میت

زوج	أم	جد	أخ
نصف	ثلث	سدس	عصبه
٣	٢	١	محروم

اور اگر ایک بہن کی جگہ دو بہنیں ہو تو جد کے لئے سدس بہتر ہوگا، اور مسئلہ چھ سے بنے گا، تین زوج کو، ایک ماں کو، ایک جد کو باقی ایک دو بہنوں کو ملے گا، اور باہر سے مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

مسئلہ کی تخریج مندرجہ ذیل ہے

اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ ۶x۲=۱۲

میت

۲/أخت	جد	أم	زوج
عصبه	سدس	سدس	نصف
۱/۲	۱/۲	۱/۲	۳/۶

فائدہ: مسئلہ اکدریہ میں بہن کو اصحاب الفرائض میں سے اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو بہنیں محروم ہو جائیں گی، حالانکہ زید بن ثابتؓ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہنیں محروم نہیں ہوتی ہیں، لہذا بہنوں کو ذوی الفروض میں سے قرار دیکر اولا نصف دیا گیا لیکن اس سے بہن کا حصہ دادا کے مقابلہ میں زیادہ ہو رہا تھا اس لئے دونوں کے سہام کو ملا کر مجموعے کو ان دونوں پر للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق تقسیم کیا گیا۔

وجہ تسمیہ

مسئلہ اکدریہ نام رکھنے کی وجہ

اس مسئلے کو اکدریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بنی اکدر کی ایک عورت کو پیش آیا تھا، اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کو مکدر یعنی میلا و مشتبہ کر دیا تھا، کیونکہ وہ دادا کے ہوتے ہوئے بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار نہیں دیتے اور نہ ہی عول کرتے ہیں، اور اس مسئلے میں اس کا خلاف کرنا پڑا، اس لئے اس مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

طلبہ کے آسانی کے لئے مختصر السراجی یہاں درج کیا گیا ہے تاکہ وقت پر کام آئے

حامدا و مصليا و مسلما، إعلم ان الوارث قسمان العصبة واصحاب الفرائض وهم الذين لهم سهام مقدرة والسهام المقدرة ستة النصف والربع والثلثان والثلث والسدس، والعصبة كل من يأخذ مابقته اصحاب الفرائض وعند الانفراد يحرز جميع المال واصحاب الفرائض اثنا عشر نفرًا اربعة من الرجال وهم الاب والجد الصحيح وهو اب الاب وان علا والزوج والاخ لام وثمان من النساء وهم الزوجة والبنت وبنت الابن وان سفلت والأخت لاب وام والاخت لاب والاخت لام والام والجدة الصحيحة۔

اما الاب فله الفرض المطلق وهو السدس وذلک مع الابن والفرض والتعصيب معًا وذلک مع الابنة والتعصيب المحض وذلک عدمهم والجد كالاب إلا فى أربع مسائل ويسقط الجد بالاب اما أولاد الام فالسدس للواحد والثلث للاثنين فصاعدا ويسقطون بالولد والاب والجد (بالاتفاق) واما الزوج فله النصف عند عدم الولد والربع مع الولد۔

واما الزوجات فالربع للواحدة فصاعدة عند عدم الولد والثمن مع الولد وأمّا بنات الصلب فالنصف للواحدة والثلثان للإثنتين فصاعدة ومع الابن للذكر مثل حظ الانثيين وهو يعصبهن وامّا بنات الابن فالنصف

Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

للواحدة والثلثان للاثنتين فصاعدة عند عدم بنات الصلب والسدس مع الواحدة الصلبية تكملة للثلثين ولا يرثن مع الصلبيتين الا مع ابن الابن وهو يعصبهن فالباقی بینهم للذكر مثل حظ الانثيين ويسقطن بالابن۔

واما الاخوات لاب وام فالنصف للواحدة والثلثان للاثنتين فصاعدة مع الاخ لاب وام للذكر مثل حظ الانثيين وهو يعصبهن وتكون عصبة مع البنات وبنات الابن وتسقط بالابن وابن الابن وان سفل وبالاب والجدو۔

اما الاخوات لاب فالنصف للواحدة والثلثان للاثنتين فصاعدة مع الاخ لاب وام والسدس مع الاخت لاب وام تكملة للثلثين ولا يرثن مع الاختين لاب وام الا ان تكون مع اخ لاب فيعصبهن وتكون عصبة مع الابنات وبنات الابن وتسقط بالابن وابن الابن وان سفل وبالاب والجدو بالاخ لاب وام وبالاخت لاب وام اذا صارت عصبة۔

واما الام فلها السدس مع الولد ومع الاثنين من الاخوة والاخوات وثلث الكل عند عدمهم وثلث مابقی فی مسئلتين زوج وابوين وزوجة وابوين۔

واما ام الاب فلها السدس عند عدم الاب والام، واما ام الام فلها السدس عند عدم الام وان كانتا موجودتين فالسدس بينهما ومن العصبات بنو الميت ثم اباءه. ثم بنو ابيه ثم بنو جده يرجحون بقرب

Website:MadarseWale.blogspot.com

الدرجة وبقوة القرابة ذكركان اوانثى والنسوة اللاتى يصرن عصبة باخوتهن او مع انثى اخرى وموانع الارث اربعة الرق والقتل واختلاف الدارين واختلاف الدينين والنسبة بين العددين اربعة التماثيل هو كون احدالعددين مساويا للأخر والتداخل هو ان يفنى اقلهما الاكثر والتوافق هو ان يفنى الاقل والاكثر عدد ثالث والتباين هو ان لايفنى العددين معاعدد ثالث۔

وامّا اصول التصحيح فستة ان كانت السهام منكسرة على طائفة ولكن بين السهام والرئوس موافقة فيضرب وفق عدد الرئوس وان لم تكن موافقة فيضرب كل عدد الرئوس فى اصل المسئلة وفى عولها ان كانت عائلةوان كانت السهام منكسرة على طائفتين و اكثر ولكن بين الرئوس والرئوس مماثلة فيضرب احداعداد الرئوس فى اصل المسئلة۔

وان كانت متداخلة فيضرب اكثر اعداد الرئوس فى اصل المسئلة وان كانت موافقة فيضرب وفق احدالاعداد فى جميع الثانى ثم المبلغ فى الرابع كذالك ثم المبلغ فى اصل المسئلة وان كانت متبائنة فيضرب احد اعداد الرئوس فى جميع الثانى ثم المبلغ فى جميع الثالث ثم المبلغ فى جمعيع الرابع ثم المبلغ فى اصل المسئلة

تمت بالخير

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:NewMadarsa.blogspot.com

امتحان سے متعلق کچھ باتیں

امتحان کی تیاری کس طرح کریں! میرے استاد محترم کہتے تھے طالب علم کی کامیابی کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں، (۱) اخلاص (۲) اختصاص (۳) ذاتی محنت (۴) باصلاحیت استاد سے ربط، اختصاص کا مطلب ہے کہ طالب علم شروع ہی سے کسی فن کو اپنے لئے خاص کرلے جس میں اسے سب سے زیادہ دلچسپی اور شغف ہو۔

اولاً تو پوری کتاب حل کرنے کی کوشش کرے لیکن اگر کسی مجبوری اور عذر کی وجہ سے پوری کتاب حل نہ کرسکے تو اب کتاب سے متعلق نوٹس جو بھی ہو اس کا کم از کم ایک مرتبہ مطالعہ کرلیں جیسے حل سراجی کے لئے اعانۃ القاری فی حل سوالات سراجی

اور امتحان سے ایک روز پہلے ہی تیاری مکمل کرلیں اور آخری دن صرف منتخب مقامات پر طائرانہ نظر ڈال لیں اور یہ دعا (اللّٰھم خرلی واخترلی) پڑھتے رہیں اور دل جس عبارت کو پڑھنے کے لئے کہے اس کو ایک بار دیکھ لیں۔

امتحان سے قبل کیا کریں؟

(۱) امتحان ہال میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ لیں اور اس کے بعد صلوٰۃ الحاجۃ کی مشہور دعا (لاالٰہ الّا اللہ الکریم الخ) پڑھ لیں اور پھر اپنے لئے اور جمیع طلبہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) امتحان ہال میں بسم اللہ پڑھ کر دائیں پیر سے داخل ہو اور پھر سوالیہ پرچہ ملنے تک یہ دعا پڑھتے رہیں (اللّٰھم انی اسئلک من فجاءۃ الخیر واعوذبک من فجاءۃ الشر)

(۳) جوابات کی کاپی پر اولاً بسم اللہ الخ لکھیں پھر حمد وصلوٰۃ لکھیں پھر تعلیم وتعلم سے متعلق جو قرآن کی آیت ہو اس کو رقم کریں مثلاً (ن والقلم ومایسطرون) وغیرہ اور اس کے بعد دعائیہ کلمات لکھیں۔

(۴) سب سے پہلے پورے سوالیہ پرچہ کو اک بار بغور پڑھ لیں جس سوال کا جواب آپ کو اچھی طرح سے یاد ہو اس پر نشاندہی کردیں اور سوالات کی ترتیب سے جوابات لکھنا ضروری نہیں ہے بلکہ جس سوال کا جواب آپ کو سب سے بہتر انداز میں یاد ہو اس کو پہلے لکھیں۔

(۵) اگر کسی سوال یا جزئیہ کا جواب آپ کے ذہن میں نہیں آرہا ہے تو آپ درود شریف پڑھنا شروع کردیں انشاء اللہ اس کا جواب من جانب اللہ آجائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۶) اس کے بعد بھی اگر آپ کو کسی سوال یا جزئیہ کا جواب نہیں آرہا ہے تو اپنی کوتاہی اور گناہوں کی سزا سمجھتے ہوئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھ دیں کیوں کہ (الاملاء خیر من الاخلاء) اور گناہوں کی سزا سمجھتے ہوئے کچھ نہ کچھ ضرور نظر ثانی ضرور کریں اگر کوئی غلطی نکل آئے تو سوچ کر اس کی اصلاح کرلیں اور جوابات کے آخر میں (واللہ اعلم الصواب وعندہ ام الکتاب) بھی لکھیں۔

(۸) آپ نے جوابات صحیح لکھیں ہوں یا غلط ہر حال میں آپ (الحمدللہ علی کل حال) پڑھتے ہیں۔

(۹) مدرسہ کی جانب سے آپ کو امتحان کے لئے جتنا وقت دیا گیا ہے آپ پورے وقت کو کام میں لانے کی کوشش کریں صاف تحریر، عمدہ انداز، واضح حروف اور جلی عناوین کے ساتھ جوابات لکھیں۔

قوت حافظہ کے لئے مفید دعائیں

(۱) ہر فرض نماز کے بعد پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھ کر ۱۱ / بار یا قوی مداومت کے ساتھ پڑھیں۔

(۲) ہر فجر کی نماز کے بعد ۱۵۰/ بار یا علیھم پڑھ کر سینہ پر دم کرلیں اس سے یاد کیا ہوا سبق نقش ہوجاتا ہے۔

(۳) روزانہ ہر فجر ومغرب کے بعد ۷/ (ولقد اخترناھم علی علم علی العلمین) اول وآخر تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھنے سے کتابی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

(۴) تمام گناہوں سے خصوصاً بدنظری سے اجتناب کریں۔

(۵) مسواک اور تلاوت قرآن کی کثرت

(۶) سبق یاد کرنے سے پہلے رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ پڑھ لیں۔

قوتِ حافظہ کے لئے مفید دوائیں

(۱) چار بادام، چار کالی مرچ، چار منقی، چار گرام مصری رات کو سونے سے پہلے خوب چبا کر کھائیں اور پانی پیئے بغیر سو جائیں۔

فوائد: دماغ کو قوی کرتا ہے، سر میں تری پیدا کر کے خشکی دور کرتا ہے، دائمی نزلہ ختم کرتا ہے، بلغم کو ختم کرتا ہے، دوران راس کے لئے مفید ہے وغیرہ۔

(۲) سر میں روغنِ بادام شیریں ایک درہم کے بقدر لگا کر سبق یاد کریں اور سنیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

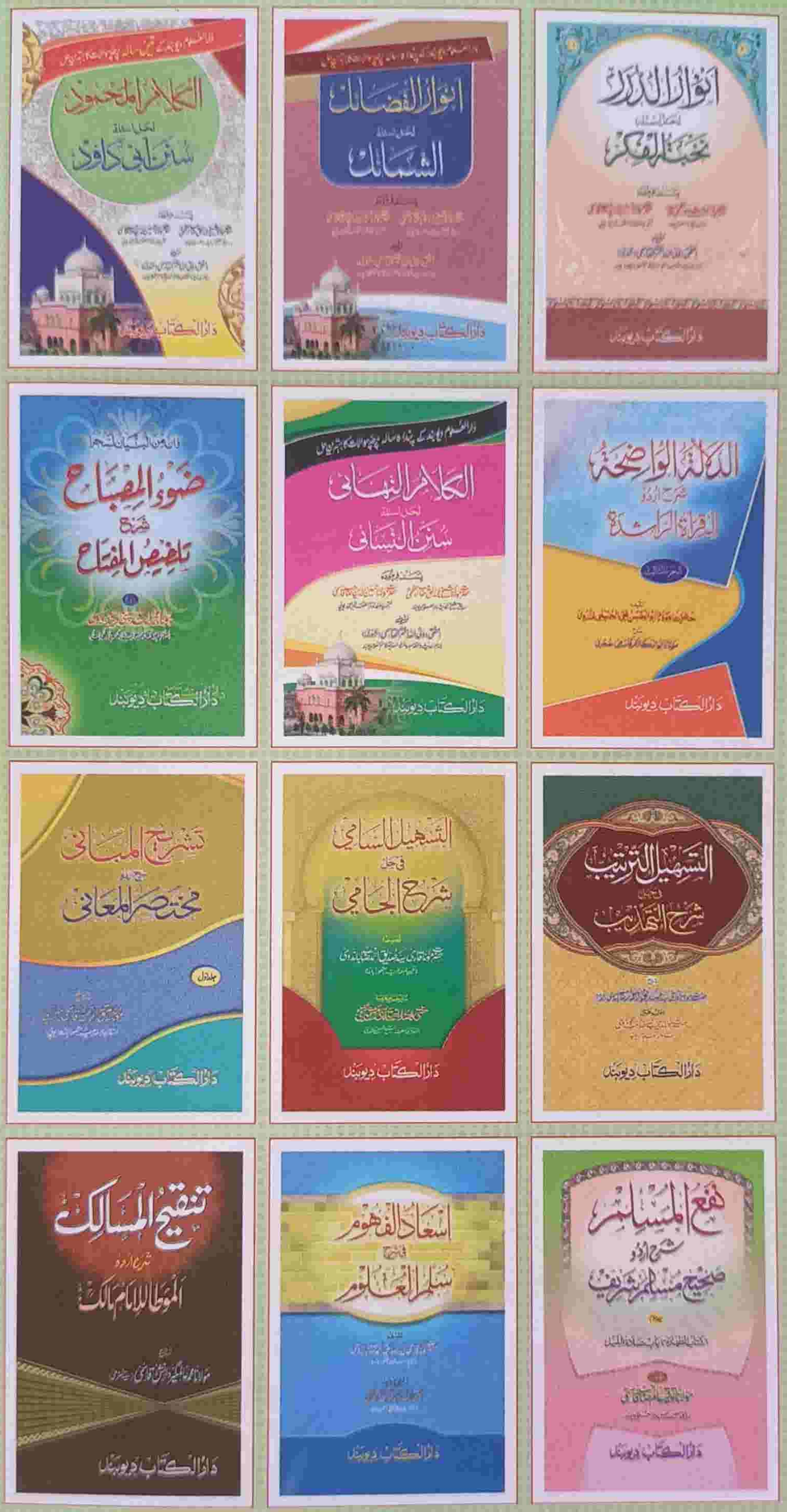

Pentone 9897869314

DARUL KITAB

DEOBAND, DIST. SAHARANPUR, U.P. (INDIA) PIN-247554

Mobile: 9412557658, 9997520332 Phone: 01336-222558

Email : nadimulwajidi@gmail.com

Website:MadarseWale.blogspot.com